عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۲ تا ۱۸ ر جمادی اول ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ر اپریل ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۱۵

قرآن و سنّت کی پیروی...

قرآنِ کریم کی بے حرمتی کے خلاف مُلک گیر احتجاج

قادیانیت اِسلام کے متوازی مذہب

عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ٹی وی پر سوالات کے جوابات

نائلہ' کراچی

س:...... مفتی محمد اکمل صاحب آپ فرماتے ہیں: ماڈلنگ پر مذہب میں کوئی بندش نہیں' یہ جائز ہے' ہاں آپ کو اپنے دیکھنے کے انداز کو بدلنا ہوگا' دوسرے ٹی وی پر جو تصاویر آپ کو نظر آتی ہیں ان کو تصاویر نہیں کہا جاسکتا' تصاویر وہ ہوتی ہیں جو اخبارات و رسائل وغیرہ میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں؟ اشتہارات اور ماڈلنگ میں عورتوں نے جو لباس زیب تن کر رکھا ہوتا ہے اسے آپ جانتے ہی ہیں کہ برائے نام ہی ہوتا ہے؟

ج:...... اس مفتی صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے ظاہر ہے یہ شریعت کا مسئلہ نہیں' یہ ان کی ٹی وی کی نوکری کو حلال کرنے کی کوشش ہے ورنہ کوئی مسلمان ماڈلنگ کی اجازت کا سوچ بھی نہیں سکتا ہے؟ کیا یہ مفتی صاحب اپنی بیٹی کو اس طرح ماڈلنگ کی اجازت دیں گے؟

س:...... مولانا صاحب: ایک عورت کو نہایت تنگ اور باریک لباس پہنے ہوئے جب کوئی دیکھے گا تو وہ کیا اپنے دیکھنے کے انداز کو بدلے گا؟ مفتی اکمل صاحب تو روشن خیالی میں ارباب اختیار سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں؟

ج:...... اسلام تو مطلقاً غیر محرم کو دیکھنے کی ممانعت کرتا ہے' نامعلوم موصوف نے دیکھنے کے انداز بدلنے کا مسئلہ کون سی شریعت و دین سے اخذ فرمایا ہے؟ بہرحال یہ ان کا خانہ زاد ہے۔

س:...... مفتی ابوبکر صدیق صاحب: آپ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ اس میں سے اس کے سر کے بال نظر آتے ہیں تو اس کی نماز نہیں ہوتی؟

ج:...... جی ہاں' سر کے بال ستر میں آتے ہیں' لہٰذا ان کے کھلے نظر آنے سے نماز نہ ہوگی۔

س:...... نقش و نگار' ہاف سلیپ (جس سے کہنیاں ننگی رہتی ہوں' والی ٹی شرٹ' نہایت تنگ پینٹ (جس سے جسمانی خد و خال نمایاں ہوتے ہیں) میں نماز پڑھنے کو نہ صرف معمول بنالینا بلکہ گھر میں اکثر ماں بہنوں کی موجودگی میں بھی اکثر و بیشتر پہنے رکھنا یہ کیا احترام ہے؟

ج:...... یہ مسائل تو ان کو نظر آتے ہیں جن کے دل میں دین و شریعت اور عفت و پاکیزگی کا کوئی تصور ہو اور جو اس نعمت سے محروم ہوں ان کو یہ دقیانوسیت ہی نظر آئے گی۔

س:...... عورت کا ویسے تو ننگے سر بیٹھے اور پھرتے رہنا لیکن بوقت اذان سر پر کوئی کپڑا رکھ لینا' کپڑا یا دوپٹہ نہ ملے تو اخبار یا پھر پلیٹ سر پر رکھ لینا' کیا اذان سے پہلے اللہ کہیں اور گیا ہوا تھا؟

ج:...... بلاشبہ خواتین کو سر ڈھک کر رکھنا چاہئے' مگر خواتین کا صرف اذان کے وقت ایسا کرنا بھی شاید مغرب کی نقالی ہے' کیونکہ عیسائی خواتین بھی یوں تو ننگی پھرتی ہیں اور ایسا مختصر لباس کہ کوئی مسلمان گوارہ نہیں کرسکتا مگر جیسے ہی ان کا کوئی پادری یا راہب ان کے سامنے آئے تو وہ اس حالت میں اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کے احترام کا احساس دلاتی ہیں۔

زیورات کی چوری

شہباز احمد خان' کراچی

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم گھر میں چار افراد ہیں چند سالوں سے ہمارے گھر میں رقم اور زیورات غائب ہو رہے ہیں' جبکہ ہمارے گھر میں نہ تو کوئی بچہ ہے اور نہ کسی کا آنا جانا' لہٰذا قرآن و سنت کی روشنی میں کوئی حل بتائیں؟

ج:...... گھر میں چالیس روز تک روزانہ سورۂ بقرہ پڑھیں اور جو چیز رکھنا ہو اس پر آیت الکرسی پڑھ کر رکھا کریں۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

کراچی

جلد:۳۰ ۱۲تا۱۸؍جمادی الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۰۱۱ء شمارہ:۱۵

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

عبدالستار ایدھی... ہوشیار باش!	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
تحفظ ناموس رسالت محاذ...	۷	قاری محمد حنیف جالندھری
عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ	۱۰	مرسلہ: ابوفضیل احمد خان
قادیانیت اسلام کے متوازی مذہب	۱۱	محمد کفایت اللہ
چاند پر تھوکنے والا	۱۵	حامد میر
قرآن و سنت کی پیروی...	۱۷	منور احمد نعیمی
بچوں کی تربیت کے اسلامی اصول	۲۰	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

جنت کے مناظر

اہلِ جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اَسّی صفیں اس اُمت کی، اور چالیس صفیں باقی اُمتوں کی۔"

(ترمذی، ج:۲ ص:۷۷)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قبے میں قریباً چالیس آدمی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخاطب کرکے فرمایا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم (یعنی تمام اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے افراد) اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ: جی ہاں! (ہم اس پر راضی ہیں)، فرمایا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم اہلِ جنت میں تہائی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم نصف اہلِ جنت ہو؟ (اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس کا جواب اثبات میں دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان اس کے قبضے میں ہے! بے شک میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم (کم از کم) نصف اہلِ جنت ہوگے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جو مسلمان ہو، اور تم اہلِ شرک کے مقابلے میں اس سفید بال کی طرح ہو جو سیاہ رنگ کے بیل کی کھال میں ہو، یا اس سیاہ بال کی طرح ہو جو سرخ رنگ کے بیل کی کھال میں ہوتا ہے۔" (ترمذی، ج:۲ ص:۷۷، ۷۸)

یہ قبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منیٰ میں نصب کیا گیا تھا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے، اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تھا، اس میں یہ بشارت سنائی تھی۔

پہلے چوتھائی، پھر تہائی، پھر نصف کا ذکر فرمانا سامعین کی مسرّت میں اضافے کے لئے تھا، اور آخر میں جو فرمایا کہ: مجھے اُمید ہے کہ تم نصف اہلِ جنت ہوگے، اس میں زیادہ کی نفی نہیں، چنانچہ متعدد احادیث میں یہ مضمون ہے کہ اس اُمت کی تعداد اہلِ جنت میں دو تہائی ہوگی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث بھی اسی کی مؤید ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اَسّی صفیں اس اُمت کی، اور چالیس صفیں دُوسری اُمتوں کی۔

اہلِ جنت کا بالاخانوں میں ایک دُوسرے کو دیکھنا

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: اہلِ جنت بعض حضرات کو بالاخانوں میں ایسے دیکھیں گے جیسے مشرق ستارہ جو اُفق سے طلوع ہو رہا ہو یا مغربی ستارہ جو اُفق میں غروب ہو رہا ہو، دُور سے نظر آتا ہے، اور یہ درجات کی بلندی کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دُور سے نظر آنے والے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور (انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ) کچھ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔"

(ترمذی، ج:۲ ص:۷۹)

مطلب یہ کہ بعض حضرات کے درجات اتنے بلند ہوں گے کہ جس طرح اہلِ زمین دُور اُفق میں طلوع یا غروب ہونے والے کسی ستارے کو دیکھتے ہیں، اہلِ جنت کو ان حضرات کے بالاخانے اس طرح دُور سے چمکتے ہوئے نظر آئیں گے۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو تو یہ مراتبِ عالیہ میسر آئیں گے ہی، ان کے علاوہ بھی کچھ خوش بخت حضرات ایسے ہوں گے جن کو اس دولتِ عظمیٰ سے نوازا جائے گا۔ ☆☆

دولتِ دیدار

حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوچکیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اے اہلِ جنت! تمہارے لئے ایک وعدہ خدا کا باقی ہے، جواب پورا کرنا چاہتا ہے جنتی کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا خدا نے اپنے فضل سے ہماری حسنات کا پلہ بھاری نہیں کردیا؟ کیا اس نے ہمارے چہروں کو سفید اور نورانی نہیں بنایا؟ کیا اس نے ہم کو دوزخ سے بچا کر جنت جیسے مقام میں نہیں پہنچایا؟ (یہ سب کچھ تو ہو چکا، آگے کون سی چیز باقی رہی؟) اس پر حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی حق تعالیٰ کی طرف نظر کریں گے۔ پس خدا کی قسم! کوئی نعمت جو ان کو عطا ہوئی ہے، دولتِ دیدار سے زیادہ محبوب نہ ہوگی، نہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرسکیں گی، پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ" (مسلم، ترمذی، نسائی)

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

جناب ایدھی صاحب... ہوشیار باش!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

روزنامہ امت کراچی ۳۰؍مارچ ۲۰۱۱ء مطابق ۲۴؍ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی کہ لندن میں پاکستان اور دنیا بھر میں مشہور سماجی شخصیت عبدالستار ایدھی کو قادیانی جماعت کی طرف سے امن کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا گیا ہے، جسے فاؤنڈیشن کے یورپی ہیڈ نے وصول کیا۔ اس کی مزید وضاحت درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہو:

’’لندن (خبر نگار خصوصی) قادیانی جماعت احمدیہ کی قیادت نے توہین رسالت قانون کے خلاف عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کی مہم شروع کردی ہے۔ عبدالستار ایدھی کو جماعت احمدیہ کی جانب سے امن کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق جماعت احمدیہ کی قیادت نے پاکستان میں قادیانیوں کو آزادانہ تبلیغ کی اجازت دلانے اور توہین رسالت قانون کے خلاف عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنے کی مہم شروع کردی ہے۔ یورپ بھر میں امن کے نام سے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ اس حوالے سے پہلا پروگرام گزشتہ روز لندن میں جماعت احمدیہ ہال میں منعقد کیا گیا۔ تقریب میں جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا مسرور احمد، برطانیہ کے اٹارنی جنرل ڈومنگ گریو، لارڈ اجوبری، ایم پی ایڈ وارڈ ڈیوی، شمون میکڈونلڈ اور جماعت احمدیہ کے رہنما رفیق حیات بھی موجود تھے۔ تقریب میں عالمی شہرت یافتہ سماجی رہنما عبدالستار ایدھی کو ان کی امن خدمات کے اعتراف میں جماعت احمدیہ کا امن ایوارڈ دیا گیا، جسے ایدھی فاؤنڈیشن کے ہیڈ آف یورپ طارق کمال نے وصول کیا۔ اس موقع پر جاپان میں زلزلہ زدگان کی امداد میں مصروف عبدالستار ایدھی کا ریکارڈ شدہ ویڈیو پیغام بھی حاضرین کو دکھایا گیا۔ تقریب سے خطاب میں مرزا مسرور احمد نے برطانوی اعلیٰ حکام کی موجودگی میں پاکستان کی حکومت اور مذہبی قیادت پر سخت تنقید کی۔ مرزا مسرور نے واویلا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں طالبان کا اسلام نافذ کرنے کی کوشش جاری ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کے ساتھ ناانصافیوں کا بھی رونا رویا۔ مرزا مسرور نے توہین رسالت قانون کی خلاف بھی ہرزہ سرائی کی اور اس کا ذمہ دار ضیاء الحق کو قرار دیا۔ وہ برطانوی حکام سے قادیانیوں کے لئے مزید حمایت طلب کرتے رہے۔‘‘ (روزنامہ امت کراچی، ۳۰؍مارچ ۲۰۱۱ء)

ہم جناب عبدالستار ایدھی صاحب کو بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کی روحانی اولاد ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کا جدی پشتی دشمن، انگریز بہادر کا خود کاشتہ پودا، اور ان کا وفادار تھا۔ مغربی استعمار نے برصغیر کے مسلمانوں میں جذبۂ جہاد کو دبانے

اور مسلمانوں کو افتراق وانتشار کی بھٹی میں جھونکنے کے لئے اسے کھڑا کیا۔اس نے پہلے مبلغ اسلام کے طور پر اپنے آپ کو پیش کیا، پھر مجدد، مہدی، مثیل مسیح، پھر مسیح اور آخر میں نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا، اس نے صرف دعوؤں کی حد تک بس نہیں کی بلکہ اللہ، رسول قرآن کریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، اہل بیت صحابہ کرامؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک کی توہین کی ہے۔

آج ہر قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نعوذ باللہ نبی اور رسول مانتا ہے اور اپنے آپ کو حقیقی مسلمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج جانتا ہے۔

پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی وزارت عظمیٰ کے دور میں مسلسل چودہ دن کی بحث وتمحیص اور مرزائیوں کے پیشوا مرزا ناصر قادیانی کا موقف سننے کے بعد متفقہ طور پر ان کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دیا کہ ان کے عقائد مسلمانوں کے نہیں، صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ افریقہ کی ایک عدالت نے بھی دلائل سننے کے بعد قرار دیا کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، ان کے عقائد مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں۔

لیکن قادیانی ہیں کہ ہر مقام پر پاکستان کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں، جھوٹے ایف آئی آر اور جھوٹے پروپیگنڈے کے بل بوتے پر اپنے آقاؤں کے سامنے رونا روتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہوتا ہے اور ہماری جان ومال کو خطرہ ہے، اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر یہ لوگ سیاسی پناہ اور دوسرے مفادات ان ممالک سے حاصل کرتے ہیں۔

آج تک قادیانیوں نے پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کیا، بلکہ ہر محاذ پر پاکستان کی مخالفت اور پاکستانیوں کی توہین وتذلیل کرنا اپنا فرض منصبی اور مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔

جناب ایدھی صاحب! جو لوگ اسلام، نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دشمن ہوں، پاکستان کے غدار ہوں ان کا آپ کو امن ایوارڈ دینا کیا معنی رکھتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ آستین کے سانپ آپ کی شہرت اور سماجی خدمات کو داغدار کرنا چاہتے ہیں یا مسلمانوں کو آپ سے متنفر اور دور کرنا چاہتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ آپ کو کوئی کافر بادشاہ ہدیہ بھیجتا تو آپؐ اس کا ہدیہ قبول فرما لیتے اور اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ یہ ہمارا دشمن ہے اور وہ اسلام اور مسلمانوں کو برداشت اور گوارا نہیں کرتا تو آپؐ اس کا ہدیہ کبھی قبول نہیں فرماتے تھے۔اسی لئے آپ ان کے امن ایوارڈ کو ان کے منہ پر ماردیں اور دنیا کو بتلادیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور قادیانیوں سے کبھی صلح نہیں کرسکتا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مرزا غلام احمد قادیانی....وحیٔ نبوت کے مدعی

''....اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا.... مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقت الوحی،ص:۱۴۹،۱۵۰)

''....میں خدا تعالیٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں، میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔'' (حقیقت الوحی،ص:۱۵۰)

تحفظ ناموس رسالت محاذ پر

جدوجہد اور شاندار کامیابی

قاری محمد حنیف جالندھری

تحریک تحفظ ناموس رسالت کی شاندار کامیابی اور وطن عزیز کے غیور مسلمانوں کو جو فتح مبین نصیب ہوئی، اس پر اللہ رب العزت کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اس تحریک کی کامیابی پر پاکستان کی پوری قوم مبارک باد کی مستحق ہے، بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحریک ناموس رسالت کے قائدین وکارکنان اور اس تحریک میں شامل تمام جماعتیں، ان جماعتوں کے قائدین وکارکنان، اس تحریک میں انفرادی، اجتماعی اور جماعتی حیثیت سے حصہ لینے والے تمام عاشقان مصطفیٰ لائق صد تحسین ہیں، جن کی شبانہ روز محنت کے نتیجے میں وطن عزیز ایک بڑے بحران سے بچ گیا اور حکومت کو ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم نہ کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔ اگر اس موقع پر حکومت بالخصوص وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی اور وفاقی وزیر قانون ڈاکٹر بابر اعوان کے کردار کی تعریف نہ کی جائے تو یقیناً ناانصافی ہوگی، جنہوں نے عوامی اضطراب کو محسوس کرتے ہوئے ایک ایسا فیصلہ کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا، جس سے وطن عزیز کے مستقبل پر یقیناً مثبت اور دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

حالیہ تحریک ناموس رسالت کا آغاز ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کی ایک خاتون آسیہ مسیح کی طرف سے شان اقدس میں گستاخی کے بعد ہوا۔ آسیہ مسیح نے شان اقدس میں جو ہرزہ سرائی کی اسے نوک قلم پر نہیں لایا جاسکتا۔ اس نے گاؤں کی پنچائت اور پھر سیشن جج کی عدالت میں اپنے جرم کا اعتراف کیا، جس کے نتیجے میں اسے سزا سنادی گئی تھی۔ اس کے ورثا کو اگر اس فیصلے پر اطمینان نہیں تھا تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا جاتا، اگر ہائی کورٹ بھی یہ فیصلہ برقرار رکھتی تو سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جاتی اور اگر سپریم کورٹ سے بھی موت کی سزا سنادی جاتی، تب صدر مملکت سے معافی کی درخواست کی جاتی لیکن سابق گورنر پنجاب نے اس عدالتی پراسس کو ہائی جیک کرتے ہوئے درمیان سے ہی اس معاملے کو اچک لیا اور وہ جیل جا پہنچے، جہاں آسیہ مسیح کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے اس کا بھرپور ساتھ دینے کا اعلان کیا اور اس کی سزا معاف کروانے کے عزم کا اظہار کیا۔ بعد میں سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے انسداد توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون قرار دیا، جس کی وجہ سے عوامی اشتعال میں مزید اضافہ ہوا۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض نام نہاد این جی اوز نے ناموس رسالت کے قانون کے خلاف مہم جوئی شروع کردی، بعض لبرل فاشٹ اور لبرل انتہا پسند میدان میں کود پڑے اور انہوں نے ٹی وی مباحثوں، اخباری کالموں اور دیگر مقامات پر اس قانون کو ہدف تنقید بنانا شروع کردیا۔ انسداد توہین رسالت کے قانون کے خلاف پانچ ستارہ ہوٹلوں میں سیمینار منعقد ہونے لگے، آسیہ مسیح کی رہائی کے لئے این جی اوز کی خواتین کے چھوٹے موٹے مظاہروں کا سلسلہ چل نکلا اور اس گروہ کی پشت پناہی کرنے والے بعض میڈیا گروپوں نے ان مظاہروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا شروع کردیا۔ اسی دوران معلوم ہوا کہ ایک حکومتی خاتون رکن اسمبلی نے اس بل میں ترمیم کے لئے ایک بل تیار کرلیا ہے اور وہ اسے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے لئے پر تول رہی ہیں، اسی اثنا میں وفاقی وزیر اقلیتی امور کی سربراہی میں انسداد توہین رسالت کے قانون پر نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی کے قیام کا شوشہ چھوڑا گیا۔

یہ صورت حال ہمارے لئے خاصی تشویشناک تھی۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں انسداد توہین رسالت قانون کی موجودگی از حد ضروری ہے، اس لئے کہ اس قانون نے بہت سے فساد اور قتل وغارت کا دروازہ بند کررکھا ہے، چنانچہ نہ صرف یہ کہ پاکستان کی سطح پر اس قانون کی ہر قسم کی قطع وبرید سے حفاظت کرنا ضروری ہے، بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک ایسے قانون کی بڑی ضرورت ہے جس سے تمام قابل احترام مذہبی شخصیات بالخصوص حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی عزت وناموس کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

پوری دنیا بالخصوص پاکستان میں فساد، انتشار پھیلانے کی خواہش مند قوتوں کی دیرینہ خواہش رہی ہے کہ وہ انسداد توہین رسالت قانون کو ختم یا اسے غیر موثر کرنے میں کامیاب ہوجائیں، ایسی قوتوں کے لئے آسیہ مسیح سونے کی چڑیا ثابت ہوئی اور سابق گورنر پنجاب کی طرف سے پھینکے گئے پہلے پتھر کے

بعد ایسی قوتیں حرکت میں آئیں اور ہمیں بخوبی اندازہ ہوگیا کہ یہ مخصوص لابی اپنے دیرینہ ایجنڈے کی تکمیل اور اس قانون کے خاتمے کے لئے اس وقت کس حد تک جاسکتی ہے، کیونکہ اس لابی کے خیال میں اس قانون پر آخری اور کاری ضرب لگانے کے لئے ایک آئیڈیل موقع تھا اور وہ اس طرح کہ ایک طرف پنجاب میں سب سے اہم آئینی عہدہ سلمان تاثیر کے پاس تھا، جو اس لابی کے پرانے مہربان، بلکہ رہنما سمجھے جاتے تھے۔ دوسری طرف پیپلز پارٹی اقتدار میں تھی اور اس پارٹی سے ہمیشہ سیکولر انتہا پسند بہت سی توقعات وابستہ کرلیتے ہیں۔ ادھر عالمی سطح پر بھی اس معاملے میں پاکستان پر بہت زیادہ دباؤ تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل آزار، شرانگیز اور توہین آمیز خاکے بنانے والے گروہ نے عالمی طاقتوں اور رائے عامہ کو اس بری طرح یرغمال بنا رکھا ہے، ان کی طرف سے بھی مسلسل ناموس رسالت کے خلاف غوغا آرائی جاری تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ مسیحی برادری کو اس قانون سے ڈرا کر باقاعدہ فریق بنالیا گیا اور اس معاملے کو مسلم مسیحی محاذ آرائی کا رنگ دینے کی کوشش کی جانے لگی اور پھر آزادیٔ اظہار رائے اور حقوق نسواں کے خوشنما نعروں کی آڑ میں اس قانون کے خلاف معرکہ آرائی بھی جاری تھی، اس لئے ہم نے بھی اس معاملے کو بگاڑ کی طرف جانے سے بچانے کے لئے مجبوراً میدان عمل میں نکلنے کا ارادہ کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں سے گزارش کی کہ ناموس رسالت کے معاملے میں آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔ وہ ذرا گومگو کی کیفیت میں تھے اور انہیں یہ فکر لاحق تھی کہ آل پارٹیز کانفرنس کی کامیابی کیسے یقینی بنائی جائے گی، لیکن جب انہیں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی اور کانفرنس کی کامیابی کی ذمہ داری لی تو یہ طے پایا کہ ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو منعقد ہونے والی کانفرنس ایک یادگار کانفرنس تھی، جس میں ملک بھر کی تمام اہم مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے بھرپور انداز سے شرکت کی۔ اس موقع پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۲۴ر دسمبر کو ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔ کانفرنس کے فیصلے کے مطابق ۲۴ر دسمبر کو ملک بھر میں مظاہرے ہوئے۔ ۳۱ر دسمبر کو تاریخ ساز شٹر ڈاؤن ہڑتال ہوئی، پھر ۷ر جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ۳۰ر جنوری کو لاہور میں عظیم الشان ریلی نکالی گئی۔ اس تحریک کے دوران مسلمانان پاکستان اور تحریک تحفظ ناموس رسالت کے قائدین و کارکنان کے تین بڑے مطالبات تھے: پہلا مطالبہ یہ تھا کہ حکومت انسداد توہین رسالت قانون میں ہر قسم کی ترمیم و تحریف سے باز رہے۔ وزیر اعظم اسمبلی فلور پر پالیسی بیان دیں اور باضابطہ طور پر یہ اعلان کیا جائے کہ اس قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جارہی۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ حکومتی خاتون رکن اسمبلی کی طرف سے تیار کیا گیا ترمیمی بل غیر مشروط طور پر واپس لیا جائے اور تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی کی سربراہی میں بننے والی اس مبینہ کمیٹی کو تحلیل کیا جائے، جس کو قانون ناموس رسالت پر ''نظر ثانی'' کا ٹاسک دیا گیا تھا۔

ان تینوں مطالبات کو منوانے کے لئے عوامی سطح پر احتجاجی تحریک جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ہم نے مختلف محاذوں پر کام جاری رکھا۔ اس تحریک کے دوران جو چیز سب سے زیادہ اہمیت کی حامل تھی وہ یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں کے مابین اتحاد و اتفاق کی فضا برقرار رہے اور ناموس رسالت قانون کے خاتمے کے لئے سرگرم عمل اندرون و بیرون ملک موجود قوتوں کو یہ بتایا جائے کہ ناموس رسالت کے معاملے میں تمام لوگ متحد و متفق ہیں۔ اس حوالے سے ہم نے ایثار سے بھی کام لیا اور احتیاط سے بھی، جہاں کہیں دو مکاتب فکر یا دو جماعتوں کے درمیان کسی قسم کی دوریوں یا غلط فہمی کی اطلاع ملی اس کے تدارک کی کوشش بھی کی اور صلح و صفائی کا اہتمام بھی کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا مہم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، رائے عامہ پر اثر انداز ہونے والی اہم شخصیات سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کرکے انہیں اس معاملے کی حساسیت و نزاکت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی اور قرآن و سنت کی روشنی میں ان کی ذہن سازی کا اہتمام بھی کیا۔ وفاق المدارس کے ملک بھر میں پھیلے ہوئے مدارس کے اساتذہ، طلباء، وفاق المدارس کے فضلا و ائمہ و خطباء نے ملک بھر میں منعقد ہونے والی ریلیوں، کانفرنسوں، جلسوں اور مظاہروں کی بھرپور کامیابی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اہم محاذ جسے ہمارے اکابر کبھی بھی نظر انداز نہیں کرتے تھے، اس پر بھی ٹوٹی پھوٹی محنت کی کوشش کی اور وہ تھا اہم حکومتی شخصیات، پالیسی سازوں اور ارکان پارلیمنٹ و سینیٹ کے ساتھ رابطہ کاری کا محاذ۔ وزیر اعظم پاکستان سمیت ملک کے اہم اور کلیدی عہدوں پر فائز شخصیات کے ساتھ اس تحریک کے دوران مسلسل رابطہ رہا اور انہیں اس اہم ترین معاملے میں قرآن و سنت، دلائل و منطق اور ملکی مفادات و ترجیحات کی روشنی میں درست فیصلے اور صحیح نتیجے تک پہنچانے کے لئے اپنی بساط کے مطابق کوششیں جاری رکھیں۔ تو ہر اہم شخصیت اور جماعت نے اس مبارک تحریک میں بھرپور انداز سے حصہ لیا، مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہاں خصوصیت کے ساتھ مولانا فضل الرحمٰن کی کاوشوں کا ذکر نہ کرنا یقیناً ناانصافی ہوگی۔ انہوں نے اس

تحریک میں بہت ہی فعال، موثر اور نتیجہ خیز کردار ادا کیا۔ اپنے کئی بیرونی اسفار ملتوی کئے۔ حکومت کے ساتھ محاذ آرائی، جدائی اور ڈیڈ لاک کے باوجود وہ ناموس رسالت کے معاملے میں اہم حکومتی شخصیات کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہے اور انہیں قائل کرنے اور صحیح فیصلہ کرنے پر آمادہ کرنے میں بلاشبہ مولانا نے کلیدی کردار ادا کیا۔

تین ماہ کی انتھک جدوجہد کے بعد بالآخر حکومت کی طرف سے پوری قوم بالخصوص تحریک ناموس رسالت کے قائدین کے مطالبات کی روشنی میں مبنی برحقیقت موقف کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔ اس کی تکمیل کچھ یوں ہی کہ قانون ناموس رسالت کے حوالے سے شروع ہونے والے جملہ امور کے سلسلے میں حکومت نے وفاقی وزارت قانون سے مشاورت طلب کی۔ وفاقی وزارت قانون کی طرف سے ناموس رسالت کے معاملے میں قرآن وسنت، تاریخی حوالوں، عالمی قوانین وغیرہ کی روشنی میں ایک جامع، پُر مغز، دلائل سے مزین اور مبنی برحق سفارشات پر مشتمل دستاویز وزیر اعظم اور دیگر ارباب حل وعقد کی خدمت میں پیش کی گئی اس کی روشنی میں عزت مآب وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان نے جو تحریری آرڈر جاری کیا۔ اس کے بارے میں انہوں نے نہ صرف یہ کہ فون کر کے راقم الحروف کو آگاہ کیا بلکہ فوری طور پر اس آرڈر کی کاپی فیکس بھی کروائی جس میں لکھا گیا تھا کہ: ''وزیر اعظم پاکستان نے وزیر قانون وانصاف وپارلیمانی امور کی تجاویز کی بخوشی منظوری دے دی ہے.... تمام متعلقہ وزارتوں کو ضروری اقدامات کی ہدایت کی جاتی ہے.... منظور شدہ تجاویز کی کاپی الگ سے ارسال ہے۔''

اس کے بعد وزیر اعظم نے نہ صرف یہ کہ اسمبلی فلور پر پالیسی بیان میں اعلان کیا کہ حکومت ناموس رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم وتحریف کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی، بلکہ انہوں نے اپنی پارٹی کی خاتون رکن کو بھی اس قانون کے حوالے سے ترمیمی بل واپس لینے کا حکم دے دیا جس پر مذکورہ خاتون نے اپنا بل واپس لے لیا اور وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور کی سربراہی میں بننے والی کمیٹی کے بارے میں بتایا کہ ایسی کسی کمیٹی کا اول تو کوئی نوٹیفکیشن ہی جاری نہیں ہوا اور اگر بالفرض ایسی کوئی کمیٹی موجود بھی ہے تو وہ تحلیل کی جاتی ہے۔

یوں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے وطن عزیز ایک بہت بڑے بحران سے محفوظ ہو گیا اور اسلامیان پاکستان اور تحریک ختم نبوت کے قائدین اور کارکنان کو اللہ رب العزت نے فتح مبین عطا فرمائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ کیجئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی رہنما قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کو اللہ تعالیٰ نے مسئلہ ختم نبوت کو حل کرنے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قادیانیوں کو کافر قرار دلانے کا اعزاز عطا فرمایا اور انہی کی پارٹی کے دور اقتدار میں ناموس رسالت کے معاملے پر مہر تصدیق وتائید ثبت کروائی۔

فللّٰہ الحمد علی ذلک.

☆☆......☆☆

کوئی قادیانی کسی مسلمان کا دوست نہیں ہو سکتا: مولانا محمد حسین ناصر

جیکب آباد... گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء، مسجد علی المرتضیٰ جیکب آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا عبداللطیف اشرفی نے سیرت رسول پر تفصیلی بیان فرمایا۔ آخر میں مولانا محمد حسین ناصر نے رد قادیانیت کے حوالہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں ہے، بلکہ قادیانیت نام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں، ملک وملت کے غداروں کا، یہود ونصاریٰ کے وفاداروں کا، کوئی قادیانی کسی مسلمان کا دوست نہیں ہو سکتا، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں وہ ہمارا کیسے ہو سکتا ہے؟ یا ہم اس کے کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ کانفرنس رات دیر تک جاری رہی، جس میں مقامی حضرات نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس کے اختتام پر ضلع جیکب آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی باڈی تشکیل دی گئی، جس میں متفقہ طور پر ڈاکٹر انصاری (سرپرست)، مولانا تاج محمد چنا (امیر)، محمد حامد حیدری (ناظم)، عبدالوہاب (خازن) کا انتخاب عمل میں آیا۔

پنجاب اسمبلی: امریکی پادری کے ہاتھوں قرآن کی بے حرمتی پر شدید احتجاج، قرارداد مذمت متفقہ منظور

لاہور (نمائندگان جنگ) پنجاب اسمبلی میں ملعون امریکی پادری ٹیری جونز کی زیر نگرانی اور پاسٹر وین سپ کے ہاتھوں دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی ناپاک جسارت کے خلاف متفقہ طور پر دو قرارداد مذمت منظور کی گئیں، پنجاب اسمبلی کے اراکین اس واقعہ کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ قرآن پاک کی بے حرمتی سے مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے، اس لئے اس قبیح واقعے کے تمام ذمہ داروں کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔ گزشتہ روز وقفہ سوالات کے بعد چوہدری ظہیر الدین نے فلوریڈا میں ملعون پادریوں کے چرچ میں قرآن پاک کو آگ لگانے پر ایوان کی توجہ دلاتے ہوئے مسلم لیگ (ق) کے اراکین عامر سلطان چیمہ، آمنہ الفت، سہیل کامران، خدیجہ عمر، ثمینہ خاور حیات، قمر عامر چوہدری اور سیدہ ماجدہ زیدی کی طرف سے ایوان میں قرارداد مذمت پیش کی۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۳ مارچ ۲۰۱۱ء)

عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ

مرسلہ: ابوفضیل احمد خان

عمرہ حج کی طرح اہم عبادت ہے، اس لئے اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے اور عمرہ پر جانے سے پہلے اس کا پورا طریقہ سیکھنا چاہئے، کیونکہ ایک تو اللہ تعالیٰ کے دربار کی حاضری ہے قدم پر قدم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی ہیں اس لئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ اس عبادت کی ادائیگی کے دوران بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس اور مسجد نبوی میں حاضری ہے، ان جگہوں کا ایک تو اپنا تقدس ہے اور دوسرے ان جگہوں پر عبادات کا ثواب بہت زیادہ ہے، اسی لئے ان دنوں میں زیادہ اوقات عبادات میں گزرنا چاہئے۔ حج کی طرح عمرہ کی ادائیگی کے لئے احرام ضروری ہے۔ بغیر احرام کے عمرہ کی عبادت ادا نہیں کی جاسکتی، اس لئے سب سے پہلے احرام کی شرائط اور جو چیزیں احرام میں ممنوع ہیں، ان کا مطالعہ کرلیں تاکہ عمرہ کی ادائیگی کے دوران کوئی دم وغیرہ لازم نہ آجائے اور عبادت خراب نہ ہو۔ عمرہ کی ادائیگی کے لئے اطمینان سے غسل وغیرہ کریں، پھر احرام کی ایک چادر اوپر اور ایک چادر لنگی کی طرح باندھ لیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل نماز برائے نیت عمرہ ادا کریں، دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد عمرہ کی نیت کریں۔

"اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان بنا اور قبول فرما۔"

اس کے بعد کم از کم ایک مرتبہ یا تین مرتبہ اس طرح تلبیہ پڑھیں:

"لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔"

اس کے بعد خوب دعا کریں۔

اگر کسی اور کی طرف سے نیت کر رہے ہیں تو اس کا نام لے لیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کم از کم ایک عمرہ ضرور ادا کریں۔

جدہ چونکہ میقات کے اندر داخل ہے، اس لئے اگر مدینہ منورہ سیدھا نہیں جانا، بلکہ عمرہ ادا کرنا ہے تو کراچی سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچنے تک خوب تلبیہ اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے ہی خوب دعا کریں۔ اس کے بعد احرام کی اوپر والی چادر سیدھے ہاتھ کے نیچے سے گزار لیں اور حجر اسود کی طرف جائیں۔ حجر اسود سے ذرا سا پہلے حجرہ اسود کی طرف رخ کرکے نیت کریں:

"اے اللہ! میں بیت اللہ کے طواف (سات چکر) کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔"

اس کے بعد حجر اسود پر آکر حجر اسود کا استلام کریں۔ استلام کے بعد چکر شروع کریں۔ سات چکر میں ہر چکر کے آخر میں حجر اسود کا استلام کرنا ہوگا۔ سات چکر مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم میں نفل ادا کرنے کے بعد اگر رش نہ ہو تو ملتزم پر آکر دعا کریں۔ اس کے بعد زمزم کے کنویں پر جاکر خوب زمزم پئیں اور دعائیں کریں۔ زمزم سے فارغ ہوکر صفا مروہ کی طرف سعی کے لئے جانا ہے۔ سعی پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں پہنچ کر حجر اسود کا استلام کریں اور پھر صفا پہاڑی پر چڑھ کر بیت اللہ کا رخ کرکے سعی کی نیت کریں اور مسنون دعائیں پڑھیں پھر مروہ کی طرف سعی کا پہلا چکر شروع کریں، درمیان میں ہرے ستونوں میں مرد حضرات دوڑیں، عورتیں نہیں دوڑیں گی صفا سے مروہ پر ایک چکر، مروہ سے صفا کی طرف دوسرا چکر اس طرح مروہ پر سات چکر مکمل ہوں گے اور عمرہ کی ادائیگی مکمل ہوجائے گی۔ اب حلق کرواکر احرام کھول دیں۔ ☆☆

سالانہ ختم نبوت کانفرنس لیہ

سالانہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد کرنال لیہ شہر میں منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ تھے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مجلس احرار اسلام کے رہنما مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، عوامی خطیب مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی نگرانی ضلعی ناظم مولانا قاری عبدالشکور، ماسٹر محمد شفیق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے کی۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ مقررین نے اپنے بیان میں کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کا مقصد صرف اور صرف اسلام اور اس کے عادلانہ نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ استعماری قوتوں کی سازشوں اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔

قادیانیت.. اسلام کے متوازی مذہب

محمد کفایت اللہ

جہاں تک اقلیت کا مسئلہ ہے قادیانیوں کا بحیثیت ایک الگ اور متوازی امت ہونے کے یہ نہ صرف ایک بدیہی حقیقت ہے بلکہ خود مرزائیت اپنی تمام تر تعلیمات و اعمال میں نہ صرف ایک متوازی امت ہونے کا اعتراف کرتی ہے بلکہ اپنے پیروؤں کو عبادات، معاملات، معاشرت دین اور دنیا ہر شعبہ زندگی میں اسے علیحدہ و جداگانہ تشخص کی تلقین وتاکید کرتی چلی آرہی ہے اور اس دائرہ سے باہر تمام مرزائی، مسلمانوں کو ایک علیحدہ امت اور الگ گروہ کہنے اور سمجھنے کے ہزاروں شواہد ہمارے پاس موجود ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہ کیا وہ مسلمان نہیں۔'' (تشحیذ الاذہان، ج:۶، ص:۱۳۵)

اور کہا کہ: ''میری بیعت میں توقف کرنے والا بھی کافر ہے۔'' (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی'' ص:۱۷)

ان کے خلیفہ نے ایک قدم آگے بڑھ کر یہاں تک اعلان کیا کہ:

''مرزا کی دعوت قبول نہ کرنے والے خواہ انہوں نے مرزا کا نام تک بھی نہ سنا ہو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی'' ص:۱۷)

''مرزا کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے۔''

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۱۵)

اپنے نہ ماننے والوں کو مرزا کیسے ''پاکیزہ'' القابات سے نواز کر کہتا ہے:

''کل مومن یقبلنی الا ذریة البغایا۔''

ترجمہ: ''میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے، ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔'' (نجم الہدیٰ ص:۵۳)

''ہماری فتح کا قائل نہ ہونے والا ولد الحرام ہے، حلال زادہ نہیں۔''

(نجم الہدیٰ ص:۵۳)

مرزا کے خلیفہ اور فرزند محمود احمد قادیانی نے قادیانیت کے نمائندہ کی حیثیت سے گورداسپور کی عدالت میں کہا:

''کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، اس لئے غیر احمدی کافر ہیں۔''

(الفضل، ۲۶ر جون ۱۹۲۲ء)

قادیانیت کے عالمی ترجمان ظفر اللہ خان نے کہا کہ ''مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھے یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم'' قائد اعظم سے بہت پہلے اسی ظفر اللہ خان قادیانی نے اپنے ایک اور محسن سر فضل حسین کے جنازہ سے بھی یہی سلوک کیا اور دور ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ الگ کھڑے رہے۔''

(قادیانی قول وفعل ص:۲۳)

''یہی نہیں بلکہ جب بھی مرزائیوں کے موقف کی ترجمانی کی ضرورت ہوئی، ظفر اللہ خان قادیانی نے عدالت میں بھی اسی موقف کی تائید کی کہ وہ غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔''

(قادیانی قول فعل، الیاس برنی ص:۱۹)

''ایم ایم احمد نے اپنے اوپر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ میں مرزائیوں کے اسی موقف کو بڑی ڈھٹائی سے دہرایا اور جنازہ کے مسئلہ میں ظفر اللہ خان قادیانی کے موقف کی بھی تصویب کی تھی۔ مسلمانوں کے بارہ میں مرزائیوں کا یہ موقف اتنا کھلا اور واضح ہے کہ ۱۹۵۳ء کی منیر انکوائری نے بھی ہزار بددیانتی اور جانبدارانہ رویہ کے باوجود اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہم نے اس بارہ میں احمدیوں کے بے شمار اعلانات دیکھے ہیں اور ہمارے لئے اس کی کوئی تعبیر سوائے اس کے ممکن نہیں کہ نہ ماننے والے ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (رپورٹ منیر انکوائری ص:۲۱۴)

عبادات ومعاشرت میں علیحدگی:

''مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت ممنوع ہے، اس لئے کہ کفار کو دعائے مغفرت جائز نہیں۔''

(قادیانی قول وفعل، الیاس برنی ص:۲۲)

''غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔''

رسالت، ج:۲، ص:۲۳ وغیرہ)

مگر جب ''نبوت کا دورہ پڑ گیا تو نہ صرف نبی بلکہ حقیقی نبی۔'' (حقیقت النبوۃ، ص:۱۷۴) رسول (دافع البلاء، ص:۱۰،۱۱) مہدی اور محمد (الفضل ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء) تمام انبیاء سے افضل بن گئے۔

۳:...... مرزائی اپنے آپ کو کلمہ گو کہتے ہیں کہ ہمارا کلمہ شہادت ایک ہی ہے۔ اس کی حقیقت بھی سنئے: مرزائیوں کے نزدیک اس کلمہ سے مرزا کی نبوت کی تصدیق اور مرزا کی ذات ہوتی ہے، وہ اگر کلمہ گو ہیں تو مرزا ہی کے، نہ کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے، اس لئے کہ مرزا کہتا ہے:

''محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول، خدا نے مجھے کہا ہے۔''

(الفضل، ۱۵؍جولائی ۱۹۱۵ء)

''احمد سے مراد مرزا ہیں۔''

(الفضل، ۱۹؍اگست ۱۹۱۸ء)

''قرآن میں آپ ہی کی بشارت کا ذکر ہے۔ اب (خاکم بدہن) محمد رسول اللہ کو بھی مرزا کے اتباع کے بغیر چارہ نہ تھا۔''

(پیغام صلح، ج:۲۲، ص:۳۴)

''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔''

(تبلیغ رسالت، ج:۲، ص:۱۴)

اس لئے مرزائیوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ: ''ہمیں نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آئی، کیونکہ مسیح موعود رسول کریم سے الگ کوئی چیز نہیں، وہ (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے، اس لئے ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، اگر محمد رسول اللہ کی جگہ اور آتا تو ضرور ہوتی۔'' (کلمۃ الفصل، رسالہ

ریویو آف ریلیجنز، ج:۱۴، ص:۱۵۸)

۴:...... وہ اپنی موجودہ تحریرات میں مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں، جبکہ مذکور بالا حوالوں سے آپ کو اس کے خلاف معلوم ہو چکا، تو لیجئے اس دجل و تلبیس کی حقیقت بھی خود مرزائیوں سے سنئے:

''مرزا بشیر الدین محمود نے خود یہ الجھن دور کردی ہے کہ ہم اگر کہیں غیر احمدیوں کو مسلمان سے موسوم کرتے ہیں تو محض اس لئے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں، اس لفظ کے بغیر پتہ نہیں چل سکتا، مگر خدا کے نزدیک مسلمان نہیں، انہیں نئے سرے سے مسلمان کرنا ہوگا۔'' (مرزا بشیر احمد، ص:۲۱)

۵:...... ''وہ کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں، مگر مرزا کی اصطلاح میں ان کا (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور۔''

۶:...... اگر ایک شخص ہزار بار کلمہ گو کہلائے کلمہ شہادت کو شبانہ روز ورد بنادے مگر دین کے کسی قطعی عقیدہ یا ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا منکر ہو تو تمام امت کے نزدیک بالاجماع کافر ہوجاتا ہے۔ یہی طرز عمل خود مرزا محمود احمد نے غیر احمدیوں یعنی مسلمانوں کے بارہ میں اختیار کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کلمہ گو ہیں مگر آپ انہیں کافر کہتے ہیں۔ مرزا محمود نے جواب دیا کہ ''بے شک وہ کلمہ گو ہیں مگر مسلم کے لئے توحید، تمام انبیاء، کتب سماوی پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو ان میں سے ایک کا منکر ہو جائے تو کافر ہوجاتا ہے۔ اسی طرح غیر احمدی مرزا کی نبوت سے منکر ہوکر کفار میں شامل ہوگئے۔'' (الفضل، ج:۲، جون ۱۹۲۲ء)

''خود مرزا نے ایک دفعہ کھل کر جواب دیا کہ صوم وصلوٰۃ کا پابند شخص بھی اگر کسی ایک حکم کو نہ مانے تو کافر ہوجاتا ہے۔ اگر زنا چوری کو جائز کہہ دے تو کافر ہوجاتا ہے۔'' (البدر، ۲۶؍جون ۱۹۱۳ء)

پس ٹھیک یہی موقف مسلمانوں کا مرزائیوں کے بارے میں ہے۔ اگر کوئی شخص اسلام، قرآن حدیث ارکان اسلام، شعائر اسلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف سے دفتر کے دفتر بھرے مگر وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو کسی قسم کا نبی تسلیم کرتا ہے، بلکہ اسے کافر اور ملعون نہیں سمجھتا تو وہ اسلام کے قطعی فیصلہ کی رو سے کافر اور مرتد ہوگا، اس لئے کہ امتیں انبیاء سے بنتی ہیں، عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت، تورات اور تمام احکام کو تسلیم کرتے ہوئے یہودیوں کے نزدیک اسی لئے نئی امت ٹھہرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت تسلیم کرلی۔ مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی کتابوں، ان کے دین اور ان کی سچی تعلیمات کی ہزار دل و جان سے تصدیق کرتے ہیں، مگر وہ عیسائی اور یہودی نہیں بلکہ محمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائے اور جنہوں نے تسلیم نہ کیا، وہ عیسائی اور یہودی رہے۔ اس طرح مرزائی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تمام تعلیمات کو تسلیم کرتے ہوئے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے ادنیٰ رابطہ اور تعلق قائم رکھنے پر بھی اسلام اور محمدی امت سے خود بخود نکل جاتے ہیں۔

☆☆......☆☆

ہے۔ منارۃ المسیح کے اشتہار ۲۸ رمئی ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک پہنچادیا تھا، ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا، برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے، پہنچادیا، اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہائی زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے، جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے:

''مبارک و مبارک و کل امر مبارک نجعل فیہ ''اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت مبارکہ ''بارکنا حولہ'' کے مطابق ہے، پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں ''قادیان'' کا ذکر ہے۔''

(تذکرہ یعنی مجموعہ وحی مقدس ص:۳۴۵،۳۴۶)

قادیان کے سفر کو ظلی حج کا لقب دیا، قادیانیت کے رہنماؤں اور ذمہ داروں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دیا ہے اور اس کو ان لوگوں کے جو خانہ کعبہ کو نہ جاسکیں حج اسلام کا ''حج بدل'' قرار دیا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا:

''چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو قدرت رکھتے ہیں اور امیر ہوں، حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غربا میں پھیلتی ہیں اور غربا کو حج سے شریعت نے معذور کر رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا، تا کہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تا کہ وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔'' (الفضل، یکم دسمبر ۱۹۳۳ء)

اس بارے میں اتنا غلو ہونے لگا کہ قادیان کے سفر کو حج بیت اللہ پر ترجیح دی جانے لگی اور یہ اس ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ قادیانیت ایک جدید مذہب اور اس کا مرکز ایک جدید مذہب کا مرکز ثقل ہے۔

اسی بنا پر ایک قادیانی نے کہا کہ:

''جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی مرزا قادیانی کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے، وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے، کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔'' (پیغام صلح ج:۲۱ نمبر ۲۲)

اسلامی سن ہجری سے ہٹ کر نئی تقویم کی بنیاد ڈالی اور سال کے مہینوں کے نئے ناموں سے تاریخ لکھنے لگے، قادیانیت کے سرکاری ترجمان ''الفضل'' میں مہینوں کے جو نام چھپے ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:

''صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخاء، نبوت، فتح۔''

الغرض کسی دین اور امت کے تمام لوازمات اور مناسبات کو ایک ایک کر کے اختیار کرنے کی سعی کی گئی، اپنے مقابل امت محمدیہ کو سیاسی سطح پر برصغیر اور پوری دنیا میں منانے کی کوششیں کی گئیں اور کی جارہی ہیں۔

اس سب کچھ کے ہوتے ہوئے جب بھی مسلمانوں کی طرف سے آواز اٹھی کہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند کیا جائے، تو سارے مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہنے والوں کی ''رگ اسلامیت'' پھڑک اٹھتی ہے اور واویلا مچ جاتا ہے کہ اس طرح وہ اسلامی لبادہ میں مار آستین بن کر مسلمانوں کے اندر رہتے ہوئے سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور سماجی مفادات سے محروم ہوجائیں گے۔

مرزائی تاویلات کی حقیقت:

جب بھی مسلمان ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مرزائیوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو مرزائی فوراً اپنے مسلمان ہونے کا پروپیگنڈا شروع کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، کلمہ گو ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے قائل ہیں، اس طرح بہت سی باتوں کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہاں ہم ایسے دعوؤں کا بھی سرسری جائزہ ضروری سمجھتے ہیں:

۱:...... وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزار بار خاتم النبیین کہیں مگر اس سے اس کی مراد امت کا متفقہ مفہوم آخری نبی ہونا ہرگز نہیں ہوتا، بلکہ ایسا نبی جس کی مہر (خاتم) امت کو نبی بنادے۔ مرزا محمود قادیانی دوسرے خلیفہ نے عدالت میں بیان دیا ہے کہ ''لغت میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔'' (عدالت گورداسپور میں بیان شائع کردہ انجمن احمدیہ لاہور، ص:۲۰۱)

۲:...... مرزا قادیانی کی اکثر ایسی عبارتیں ان کتابوں میں سے پیش کی جارہی ہیں جو اس کے دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء سے قبل لکھی گئی ہیں، جبکہ اس زمانہ میں خود مرزا نبوت کے دعویداروں کو کاذب، کافر، بدبخت، دشمن قرآن، بے شرم اور کیا کیا کچھ قرار دیتے تھے۔ (ملاحظہ ہو آسانی فیصلہ ص:۲۵، تبلیغ

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۲۳)

''مرزا نے اپنے ایک بیٹے کا محض اس لئے جنازہ نہ پڑھا کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا۔''

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۲۳)

''کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا تو کیا کسی احمدی نے ایسا کیا تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔''

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۲۹)

یہ تو عبادت کا حکم تھا، معاشرتی معاملات کو دیکھئے، مرزا کا قطعی حکم ہے:

''کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے۔''

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۴۱)

''البتہ ان کی لڑکیوں کو بیاہ سکتا ہے، جس طرح یہودی اور عیسائی لڑکی کو۔''

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۴۷)

''خود خلیفہ مرزا کے الفاظ میں دینی تعلیمات نماز وغیرہ دنیوی تعلقات رشتہ ناطہ وغیرہ کے بعد اب رہ کیا گیا ہے کہ ہمارے لئے ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا جائز ہو، سلام کہنا بھی جائز نہیں۔''

(قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۴۸، بحوالہ کلمۃ الفصل)

''مرزا ساری عمر نہ غیر احمدیوں کی کسی انجمن کا ممبر ہوا، نہ ان کو اپنا ممبر بنایا، نہ ان کو چندہ دیا۔'' (قادیانی قول وفعل، پروفیسر الیاس برنی ص:۴۸)

مرزائیوں سے اختلاف کو فروعی اور جزئی قرار دینے والے بے حمیت ''مسلمانوں'' کے منہ پر خود مرزائیوں نے اپنا غلیظ تھپڑ اس طرح مارا ہے کہ وہ برملا کہتے ہیں:

''یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جزو میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ مرزا بشیر الدین الفضل ۳۰ر جولائی ۱۹۳۱ء)

''مرزائی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر مرزا نے خود اس دعویٰ کی قلعی اس طرح کھول دی ہے کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔''

(ایضاً ۲۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

مسلمانوں سے دین اور معاشرت ہر لحاظ سے علیحدگی کی تلقین کے بعد اپنے جداگانہ تشخص کی بناء پر کن طریقوں سے بحیثیت ایک الگ امت قائم کی گئی۔ اس کی تفصیل دیکھئے، ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتے ہیں:

''ان دونوں گروہوں (صحابہ کرامؓ اور رفقائے مرزا غلام احمد قادیانی) میں تفریق کرنا یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت ہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے، وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثت ثانیہ کے۔'' (الفضل، ۲۸ر مئی ۱۹۱۸ء)

اپنے پیروؤں کو ''میری امت'' سے تعبیر کیا گیا۔ رفقاء کو صحابہ کرامؓ کا نام دیا گیا، اپنی بیویوں کو امہات المومنین اور سیدۃ النساء کی اصطلاح سے نوازا اور مرنے کے مدفن کو گنبد خضرا کے مماثل ٹھہرایا۔ الفضل نے ۱۸ر دسمبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیان کے شعبہ تربیت کا یہ بیان شائع کیا تھا کہ جس میں ان شرکائے جلسہ کی دینی بے حسی اور بدذوقی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے، کہا گیا ہے:

''کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو اس میں وہ روضۂ مطہرہ ہے، جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت خاتم النبیین نے فرمایا: ''یدفن معی فی قبری'' اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضرا کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضا پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد منور سے مخصوص ہیں کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے۔'' (الفضل قادیان، ج:۱۰، ص:۴۸)

قادیان کو مکہ اور مدینہ کے برابر ٹھہرایا:

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے اپنی ایک تقریر میں کہا: ''ہم مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہوجاتے، اسی طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ یا مدینہ کی توہین کرنے والے نہیں ہوسکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے اظہار کے لئے چنا۔'' (الفضل، ۳ر ستمبر ۱۹۳۵ء)

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ وتمثیل دی ہے، وہ کہتا ہے:

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین، ص:۵۲)

ان کے نزدیک قادیان کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد

چاند پر تھوکنے والا

حامد میر

چاند پر تھوکنے والا چاند کی خوبصورتی اور روشنی کے لئے کبھی خطرہ نہیں بن سکتا، البتہ چاند سے اس کی نفرت زمین پر کسی بھی وقت فساد پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ امریکی پادری ٹیری جونز نے قرآن کو نذر آتش کرکے دراصل چاند پر تھوکا ہے لیکن اس کی یہ گستاخی فساد فی الارض اور دہشت گردی کے زمرے میں آتی ہے۔ اس دہشت گردی کے لئے اس نے امریکی ریاست فلوریڈا کے ایک چرچ کو استعمال کیا اور افسوس یہ ہے کہ امریکی حکومت ٹیری جونز کو اس دہشت گردی سے روکنے میں ناکام رہی۔ ٹیری جونز نے پچھلے سال گیارہ ستمبر کو بھی قرآن پاک نذر آتش کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس اعلان پر دنیا بھر میں مسلمانوں نے شدید ردعمل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد امریکی حکومت نے اس شخص کو قرآن پاک کی توہین سے منع کیا۔ کینیڈا، جرمنی اور فرانس کی حکومتوں نے بھی ٹیری جونز کے اس اعلان کی مذمت کی تھی جس کے بعد ٹیری جونز نے قرآن کی توہین کا ارادہ ملتوی کردیا لیکن ۲۱ مارچ ۲۰۱۱ء کو اس شخص نے قرآن پاک کو نذر آتش کرکے کہا کہ اس نے اپنا وہ حق استعمال کیا ہے جو امریکی آئین نے اسے دیا ہے۔ یقیناً امریکی آئین میں آزادی اظہار کا حق موجود ہے، لیکن کیا امریکی آئین میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت موجود ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو امریکی حکومت پاکستان کے ساتھ اٹھاتی رہی ہے۔ میں اس حقیقت سے انکار نہیں کرتا کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی کے واقعات رونما ہوتے ہیں اور ہمیں ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے اپنے قوانین پر سختی سے عمل درآمد کرنا چاہئے لیکن پاکستان میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی نے باقاعدہ اعلان کرکے ایک مذہبی اقلیت کی مقدس کتاب کو نذر آتش کیا ہو۔ ٹیری جونز نے قرآن پاک کو نذر آتش کرکے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ اگر قرآن واقعی مسلمانوں کے اللہ کی کتاب ہے تو یہ اللہ اپنی کتاب کو نہیں بچاسکا۔ ملعون ٹیری جونز کی اس ناپاک حرکت کی کئی مسیحی رہنماؤں نے بھی مذمت کی ہے اور اس شرانگیزی کے ردعمل میں مسلمانوں کو دنیا کے کسی بھی کونے میں مسیحیوں کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہئے لیکن اس افسوسناک واقعے نے امریکی حکومت کے کردار کے بارے میں سوالات کو جنم دیا ہے۔ امریکی حکومت پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کی مذمت کرتی ہے لیکن ابھی تک اوباما اور ہلیری کلنٹن نے جونز کی گستاخی کو مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کیوں قرار نہیں دیا۔

ٹیری جونز کی گستاخی کو پاکستان میں ایک اور زاویئے سے بھی دیکھا جارہا ہے پاکستان کی حکومت نے جب بھونڈے انداز میں امریکی قاتل ریمنڈ ڈیوس کو لاہور کی ایک جیل سے رہا کیا، اس پر پاکستانیوں کی اکثریت ناراض تھی۔ اس امریکی قاتل کو قصاص و دیت کے اسلامی قانون کے ذریعے مقتولین کے ورثا کو بھاری رقم ادا کرکے چھوڑا گیا۔ قانون کے مطابق دیت کی رقم قاتل ادا کرتا ہے لیکن

عقیدہ ختم نبوت کی پاسداری کے لئے اسلاف کے نقش قدم مشعل راہ ہیں: مولانا عبدالحی

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے ۱۳ مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار جامعہ حقانیہ جامع مسجد بلال، ۲۴ مارکیٹ سعید آباد میں چار ماہی امتحان کے نتائج کے موقع پر طلباء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے، جس میں ذرہ بھر بھی ترمیم، تاویل و تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے ۷۰۰ حفاظ اور ۷۰ بدری صحابہ کرامؓ پر مشتمل ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو جہنم رسید کیا۔ اسی طرح ماضی قریب میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں بھی دس ہزار مسلمانوں نے اپنا تن من اس عقیدہ کی آبیاری کے لئے قربان کیا۔ اس دور میں مسلمان کی ایمانی حالت خواہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو، لیکن پھر بھی وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص اور گستاخی کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ عقیدہ ختم نبوت کی پاسداری کے لئے ہمارے اسلاف کے نقش قدم ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ آج ہم بھی یہ عزم کرتے ہیں کہ اس عقیدہ کی پاسداری کے لئے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تن من دھن کی بازی لگانے سے دریغ نہیں کریں گے۔

قاتل کی رہائی کے فوراً بعد امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے اعلان کیا کہ امریکی حکومت نے کسی کو کوئی رقم ادا نہیں کی۔ دوسرے الفاظ میں دیت کے اسلامی قانون کا بھی مذاق اڑایا گیا اور اس قانون کو محض سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی سے اگلے ہی دن شمالی وزیرستان کے علاقہ دتہ خیل میں ایک قبائلی جرگے پر ڈرون حملہ کیا گیا، جس میں پچاس کے قریب بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ چند دن کے بعد امریکی ریاست فلوریڈا میں ٹیری جونز کے ذریعے قرآن پاک کو شہید کرایا گیا۔ کچھ حلقوں میں یہ تاثر تقویت پکڑ رہا ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے بعد غیر اعلانیہ طور پر مسلمانوں کو چڑایا جارہا ہے۔ اس قسم کی حرکتیں آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے کی جارہی ہیں۔ اسلام کے دشمن مسلمانوں کو کمزور ثابت کرنے کے لئے اکثر قرآن پر حملہ کرتے ہیں لیکن یہ اس عظیم کتاب کا اعجاز ہے کہ مسلمانوں کی تعداد میں کمی نہیں بلکہ مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ عربی زبان میں جو فصاحت و بلاغت اور استعارات کی بھرمار قرآن میں نظر آتی ہے اس نے قرآن کو خوبصورت الفاظ کی روشنی سے معمور کردیا اور اسے عربی ادب کا عظیم شاہکار بنادیا۔ یہ کتاب صرف ایک ادبی شاہکار نہیں بلکہ ایک معجزہ بھی ہے۔ ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے باوجود اس کتاب میں ایک نقطے کی بھی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ معروف سائنس دان سلطان بشیر محمود نے قرآن پاک کی سائنسی تفسیر ''کتاب زندگی'' میں بتایا ہے کہ قرآن پاک میں موجود بہت سے الفاظ میں حیران کن حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ قرآن میں دنیا کا لفظ ۱۱۵ مرتبہ آیا اور آخرت کو بھی ۱۱۵ مرتبہ استعمال کیا گیا۔ موت کا ذکر ۱۴۵ مرتبہ کیا گیا اور حیات کا ذکر بھی ۱۴۵ مرتبہ کیا گیا۔ کفر کو ۲۵ مرتبہ استعمال کیا گیا تو ایمان کا لفظ بھی ۲۵ مرتبہ استعمال ہوا۔ شیاطین کا لفظ ۸۸ مرتبہ استعمال ہوا تو ملائکہ کا لفظ بھی ۸۸ مرتبہ استعمال ہوا۔ شہر (ماہ) کو ۱۲ مرتبہ استعمال کیا گیا تو یوم کو ۳۶۵ مرتبہ استعمال کیا گیا۔ آئی اے ابراہیم اور محسن فارانی کی خوبصورت کتاب ''اسلام کی سچائی اور سائنس کے اعترافات'' عقل کو دنگ کردیتی ہے۔ اس کتاب کے ۳۰۰ سے زائد صفحات میں قرآن کے سائنسی معجزوں کو اکٹھا کردیا گیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے۔ پڑھتے لکھتے نہیں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے تھوڑا تھوڑا کرکے ۲۳ سال میں ان پر قرآن نازل کیا۔ آپ ؐ نے خود بھی قرآن یاد کیا اور سینکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی حفظ کروادیا، پھر حضرت زید بن ثابتؓ اور دیگر کاتبانِ وحی نے مل کر قرآن پاک کو اسی ترتیب سے یکجا کیا، جس ترتیب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم کتاب کی تلاوت کی۔ ایک امی پر نازل ہونے والی کتاب کی سورۂ مومنون میں ڈیڑھ ہزار سال قبل انسانی جنین کے ارتقاء کے مراحل یوں بیان کئے گئے:

''بلاشبہ ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا ہے، پھر ہم نے اسے ایک محفوظ قرارگاہ (رحم مادر) میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر ہم نے نطفے کو خون کی پھٹکی بنایا، پھر ہم نے پھٹکی کو لوتھڑے میں ڈھالا، پھر ہم نے لوتھڑے سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھادیا، پھر ہم نے اسے ایک اور ہی صورت دے دی، چنانچہ بڑا بابرکت ہے اللہ جو سب سے عمدہ بنانے والا ہے۔''

جدید سائنس نے قرآن کو سچا ثابت کردیا ہے اور اسی وجہ سے اسلام امریکا میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسلام کی عظمت اور سچائی سے بوکھلا کر ٹیری جونز اسے دہشت گردوں کا مذہب بنا کر پیش کررہا ہے، حالانکہ امریکا میں آج تک کسی نے گن پوائنٹ پر اسلام قبول نہیں کیا۔ ٹیری جونز کے خیالات گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء سے پہلے بھی اسلام کے خلاف تھے اور آج بھی اسلام کے خلاف ہیں۔ گیارہ ستمبر نے اسلام سے جنم نہیں لیا بلکہ امریکی پالیسیوں سے جنم لیا ہے، لہٰذا امریکی پادری ٹیری جونز کا ہدف اسلام نہیں امریکی پالیسیاں ہونی چاہئیں۔ ٹیری جونز نے چاند پر تھوک کر اپنے بدشکل چہرے کے ساتھ ساتھ امریکا کے چہرے کو بھی مسخ کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک غور سے پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائے تاکہ ہم اسلام کے خلاف سازشوں کا جواب دے سکیں۔ (آمین)

(روزنامہ جنگ کراچی، ۲۴؍مارچ ۲۰۱۱ء)

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆......تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆......تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆......کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆......رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆......اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

قرآن وسنت کی پیروی: کامیابی اور نجات کا واحد ذریعہ

قرآن وسنت وہ دو بنیادی اصول ہیں، جن پر دین اسلام کی پوری عمارت قائم ہے

منور احمد نعیمی

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جس نے راہ سے بے راہ ہونے والوں اور جہالت کی تاریکی میں رہنے والوں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے قرآن مجید نازل فرمایا، یہ عظیم المرتبت کتاب رہتی دنیا تک تمام انسانوں کو سیدھا راستہ دکھاتی رہے گی۔ بے شک، قرآن کریم مکمل کتاب ہے، لیکن اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمیں تعلیم نبوی پر عمل کرنا ضروری ہے، تعلیم نبوی کے بغیر قرآن کریم کی تفسیر وتشریح مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا: کتاب وحکمت کا سکھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث بھی ضروری ہے، کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد حدیث ہے، بعض مفسرین نے حکمت سے مراد سنت وفقہ یا احکام شریعت واسرار طریقت لیا ہے، اس لئے کتاب وحکمت فرمایا، قرآن کو صرف اپنی عقل سے نہ سمجھو بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے سمجھو ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے، قرآن کی صحیح سمجھ اپنے علم وعقل سے نہیں ہوسکتی، اسی لئے اس کی تعلیم کے لئے رب العالمین نے اپنے رسول کو بھیجا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن سکھایا، ارشاد ہوتا ہے، رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بلاواسطہ رب کا عطیہ ہے۔ نبی کی سنت عین قرآن وحی بلاواسطہ رب کا عطیہ ہے۔ نبی کی سنت عین قرآن (وحی غیر متلو) ہے۔

اہل علم حضرات سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ کتاب وسنت وہ بنیادی اصول ہیں، جن پر دین اسلام کی پوری عمارت قائم ہے، ان اصولوں سے لاتعلق رہنا گمراہی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے تو گمراہ نہیں ہوگے، ان میں ایک تو کتاب اللہ اور دوسری میری سنت ہے۔ (مؤطا، امام مالکؒ)

جب تک مسلمانوں نے کتاب وسنت کو تھامے رکھا اور ان کی عظمت کو سمجھا، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال رہے، قرآن حکیم پر غور کرنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف حیثیتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں قرآن و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، بے شک تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔"

(البقرہ:۱۲۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دعا فرمائی کہ ان میں رسول کو بھیج۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بہت ہی دعائیں مانگیں جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"بے شک! اللہ کا مسلمانوں پر بڑا احسان ہوا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔" (آل عمران:۱۶۴)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کام صرف قرآن پڑھ کر سنانا ہی نہیں، بلکہ قرآن وحدیث کی تعلیم اور دلوں کو پاک کرنا اور نفس کی صفائی بھی ہے، پاکی صرف نیکیوں سے حاصل نہیں ہوتی، یہ نیکیاں تو پاکی کے سبب ہیں اور پاکی نگاہ کرم مصطفیٰ سے ملتی ہے کوئی متقی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

قرآن حکیم کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی مقامات پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور فرمانبرداری کا حکم دیا، اتباع کرنے والوں کو جنت کی بشارت، اور منکرین کو بڑے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ فرمان خداوندی ہے (اے محبوب) آپ فرمادیں:

"اے لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

(آل عمران:۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع محبت اور اطاعت والی ہونی چاہئے نہ کہ محض ظاہری، ایسی اتباع تو منافق بھی کرتے تھے، یہود مدینہ کہا کرتے تھے کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت نہیں، ہم تو اللہ کے بیٹے ہیں، تب یہ آیت نازل ہوئی، ہر شخص کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ضروری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ: آج اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شارح قرآن، معلم اور حاکم شرع ہیں، آپؐ نے شرعی فیصلے نافذ فرمائے۔ مفسر قرآن علامہ جار اللہ زمخشری ’’تفسیر کشاف‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کرے، وہ جھوٹا ہے اور کلام الٰہی اس کی تکذیب کرتی ہے۔‘‘

(تفسیر کشاف، ج:۱، ص:۱۴۱)

قرآن حکیم کائنات کے ہر ذرے کی راہنمائی کرتا ہے، ہمیں بھی تعلیمات قرآنی پر عمل کرنا چاہئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام جب زبور کی تلاوت فرماتے تو اڑتے پرندے آسمان سے نیچے اتر کر سنتے، معلوم ہوا کہ جب زبور پڑھی جائے تو پرندے اور جانور سنیں لیکن اگر قرآن مجید پڑھا جائے تو کیا عالم ہوگا؟ ایک مرتبہ ایک صحابی رسول کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، عرض کی: ’’یارسول اللہ! میں قرآن مجید کی تلاوت کررہا تھا جیسے ہی تلاوت شروع کرتا میرا گھوڑا بدکنے لگتا اور جب تلاوت کرنا چھوڑتا تو گھوڑا بدکنا بند کردیتا، اس صورت حال میں جب گھر سے باہر آکر میں نے دیکھا تو میرے گھر سے آسمان تک ایک تیز روشنی کی قطار ہے۔‘‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: ’’جب تو قرآن کی تلاوت کررہا تھا تو فرشتے سننے آرہے تھے اور جب تو تلاوت کرنا چھوڑتا تو فرشتے واپس چلے جاتے۔‘‘ فرشتوں کا زمین پر آکر تلاوت قرآن سننا یہ بھی قرآن مجید کی عظمت کی دلیل ہے، ہمارے لئے قرآن حکیم سے ہدایت لینا ضروری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں قرآن کریم حکم دیتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم پر چلنے کا طریقہ بتاتے ہیں، قرآن نے حج کرنے کا حکم دیا تو نبی نے خود حج کرکے دکھایا، یعنی حکم اللہ کا طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

قرآن اور حدیث لازم و ملزوم ہیں، قرآن بنیادی اصولوں کا نام ہے اور حدیث ان اصولوں کی تشریح کا، ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم قرآن کو تو مان لیں جس پر قرآن نازل ہوا ہے اسے نہ مانیں۔ قرآن و سنت رشد و ہدایت کی بنیاد ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

’’اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور حکم مانو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں، پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اللہ اور اس کے رسول کے حضور رجوع کرو، اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔‘‘ (النساء:۵۹)

حکومت دینی ہو یا دنیاوی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے، مگر حاکم کے لئے یہ شرط ہے کہ نص کے خلاف حکم نہ دیں۔ فقہاء کی طرف رجوع کرنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف رجوع کرنا ہے، کیونکہ فقہاء حضورؐ ہی کا حکم سناتے ہیں، حضورؐ کے احکام قبول کرنا اور دل سے ان پر راضی نہ ہونا کفار کا طریقہ ہے۔ قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے ہمارے لئے برحق واجب العمل ہیں اور آپ کی فیصلے حجت شرعیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام مسائل خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے، ان مسائل کا حل کتاب و سنت میں موجود ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا اور حضور کی اطاعت کو بعینہٖ اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ کی اطاعت سے انکار کرنے والوں کو سخت عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

’’جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتے ہیں ڈرنا چاہئے کہ انہیں کوئی فتنہ یا دردناک عذاب نہ پہنچے۔‘‘ (النور:۶۳)

آخرت کے عذاب اس کے علاوہ ہیں۔

بعض ناسمجھ حضرات اپنی طبیعت کے مطابق خود ہی فیصلہ کر بیٹھتے ہیں، کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ قرآن و سنت کے خلاف فیصلہ دے اگر وہ ایسا کرے گا تو گمراہ ہوگا، حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت آکر کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ان عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں جو مصنوعی بال لگاتی ہیں، آپ نے فرمایا: جس پر خدا نے لعنت کی ہو اور وہ لعنت قرآن میں مذکور ہو تو میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں، عورت نے کہا کہ قرآن تو میں بھی پڑھتی ہوں مگر میں نے قرآن میں نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا: اگر تو قرآن سمجھ کر پڑھتی تو مسئلہ پالیتی، کیا قرآن میں نہیں ہے کہ: ’’جو کچھ اللہ کے رسول عطا کریں وہ لے لو، جس سے منع کریں، اس سے رک جاؤ۔‘‘ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی تو یوں سمجھو کہ قرآن نے مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت فرمادی ہے۔

(صحیح مسلم، ج:۱، ص:۲۰۵)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ قرآن مجید کے معانی اور مطالب کو اچھی طرح سمجھتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سمجھتے تھے۔ عقل انسانی چاہے کتنی بھی کامل ہو، کلام اللہ کی گہرائی تک رسائی ممکن نہیں۔ اللہ رب العالمین نے اپنے پیارے رسول کو جس طرح اپنی ذات کی معرفت کے لئے وسیلہ بنایا ہے، اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو اپنا کلام سمجھنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب کی اسی شان کا ذکر خوبصورت انداز میں فرمایا:

"اور ہم نے یہ کتاب نہیں اتاری مگر اس لئے کہ تم لوگوں کے سامنے بیان کردو وہ بات جس میں اختلاف کریں اور یہ ہدایت و رحمت ہے، ایمان والوں کے لئے۔" (النحل:۶۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دینی یا دنیاوی امور میں، آیات کے سمجھنے میں اختلاف ہوجائے اور ہر شخص اپنی رائے کو فوقیت دے تو اس صورت حال میں اختلاف دور کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو حکم بنانا چاہئے۔

مگر حضورؐ کے توسل سے آپ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے بلکہ آپ کا کلام وحی الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں ہے مگر وحی، جو نہیں کی جاتی ہے۔"

معلوم ہوا کہ آپ کا ہر کام، ہر کلام اللہ کی طرف سے ہے، آپ کی خواہش رب کے ارادے میں فنا کرچکے، آپ کی پاک زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ انسان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کی روشنی میں قرآن مجید کی تشریح کو سمجھ سکتا ہے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور صفات حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صفات ہیں، آپ کی تعلیم کے مجموعے کا نام ہی اسلام ہے۔

☆☆..........☆☆

فتنوں کی سرکوبی کے لئے علمائے کرام کو بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے: مولانا منظور احمد مینگل

کراچی (محمد قاسم) ۲۴/ مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دینی مدارس کے طلبا کی ماہانہ تربیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد مینگل نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے علمائے کرام کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ حضرت مولانا نے فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے سلسلہ میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی خدمات جلیلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے فتنہ مرزائیت کی سنگینی کا بروقت ادراک کرتے ہوئے اپنے مایہ ناز شاگردوں کو اس جانب متوجہ کیا، جنہوں نے تقریروں، تحریروں، مناظروں اور علمی وتحقیقی مضامین ومقالات کے ذریعے قادیانیت کے تاروپود بکھیر دیئے۔ آج مرزائیت منہ چھپاتی پھر رہی ہے۔ حضرت علامہ کشمیریؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ: "اگر ہم ختم نبوت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔" حضرت مولانا منظور احمد مینگل نے علماء وطلبا پر زور دیا کہ باطل فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو دلائل و براہین سے مسلح کریں۔ علماء کرام، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں، لیکن اصل وارث وہ ہوتا ہے جو اپنے آباؤ اجداد کی مسند کا صحیح حق ادا کرے۔ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور علمی استعداد کو پختہ کریں، دلائل سے مزین ہوکر اہل باطل کے دانت کھٹے کردیں۔

مولانا فضل الرحمن ملک وقوم کا عظیم سرمایہ اور اسلامی دنیا کے نامور سپوت ہیں: علماء کرام

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، مولانا توصیف احمد ودیگر علمائے کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں قائد جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمن پر قاتلانہ حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے دشمن کی اس بزدلانہ کاروائی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قائد جمعیت کو فول پروف سیکورٹی دی جائے۔ علمائے کرام نے کہا کہ مولانا مدظلہ ملک وقوم کا عظیم سرمایہ اور اسلامی دنیا کے نامور سپوت ہیں۔ پاکستان میں امریکی پالیسیوں کی مخالفت کرنے کی وجہ سے انہیں دشمنوں نے اپنی ہٹ لسٹ میں رکھا ہے۔ گزشتہ روز بھی مولانا پر حملہ ہوچکا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ ملک دشمن عناصر کو یہ برداشت نہیں کہ پاکستان میں دین، دینی اقدار اور مذہب کے حوالے سے بات کرنے والی کوئی موثر شخصیت میدان عمل میں ہو، اسی لئے ایک عرصہ سے ملک پاکستان کی ان چیدہ چیدہ شخصیات کو چن چن کر شہید کرایا گیا اور ان پر حملے کرائے گئے، جن کی آواز پر پاکستانی قوم متحد ومتفق ہوسکتی ہے۔ سیاسی، مذہبی اور دینی تحریک ناموس رسالت کے حوالے سے تمام مذہبی جماعتوں کی آواز کو موثر انداز میں پہنچانے والی شخصیت حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کی تھی، جس کی بنا پر دشمن کو ناکامی کا سامنا ہوا۔ اسی بنا پر دین دشمن اور ملک دشمن قوتیں مولانا کے خلاف ہوگئیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ عدالتی کمیشن مقرر کرکے مولانا پر حملے کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائیں اور اس میں ملوث مجرموں کو عبرتناک سزا دے کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

بچوں کی تربیت کے اسلامی اصول

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

مسلم امہ مغرب کی ثقافتی یلغار میں جکڑی ہوئی ہے، اہل مغرب اور دیگر آزاد خیال ممالک کی زبردست ثقافتی یلغار ہمارے لئے تباہ کن ہے۔ یہ صورت حال ہمارے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ اس وقت ہمارا معاشرہ باہر کی ہواؤں سے بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ اسکولوں اور کالجوں کی فضا خطرناک اور زہریلی ہے، نئی نسل تباہ ہو رہی ہے۔ بچوں کی بطرز احسن گھریلو تربیت کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی فکر کی بنیاد قائم ہو۔

سوال یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کیسی کریں؟ علامہ شبلی نعمانیؒ اور علامہ سید سلیمانؒ سیرت النبی کی جلد ششم کے صفحہ ۹۸ پر رقم طراز ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تعلیم اور تزکیہ کے لئے ہوئی یعنی لوگوں کو سکھانا اور بتانا اور نہ صرف سکھانا اور بتانا بلکہ عملاً ان کو اچھی باتوں کا پابند اور بری باتوں سے روک کر آراستہ وپیراستہ بنانا۔“

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

”وہ (رسول) ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتا اور پاک وصاف کر کے نکھارتا ہے۔“ (البقرہ:۱۵۱)

جسمانی نشوونما کے بعد اولاد کی باطنی اور روحانی تربیت کا درجہ ہے۔ سورۂ تحریم کی آیت نمبر ۶ میں ارشاد ہے:

”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔“

خاندان کے بزرگ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ اس سے ان تمام برائیوں اور خرابیوں سے حفاظت ہے جو بالآخر انسان کو دوزخ کی آگ کا مستحق بنا دیتی ہیں۔ گھر کے سربراہ یعنی والدین کو پر اپنی اولاد کی اخلاقی تربیت، دینی تعلیم اور نگہداشت کا فرض عائد کیا گیا ہے۔

ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غریب عورت سائل بن کر آئی، اس کے ہمراہ اس کی دو کمسن بچیاں تھیں۔ کاشانۂ نبوی میں ایک کھجور کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا۔ حضرت عائشہؓ نے ایک کھجور اس عورت کو دی۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں بچیوں کو دے دیے۔ ام المومنینؓ اس غریب ماں کی محبت دیکھ کر متاثر ہوئیں اور سارا واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرمادیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ارشاد فرمایا:

”جب کسی کی لڑکیوں کو کوئی مصیبت پیش آئے اور وہ ان کے ساتھ نیکی کرے تو دوزخ کی آگ سے اس کے لئے آڑ بن جائیں گی۔“

نیز فرمایا:

”جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ عمر تمیز کو پہنچ جائیں تو قیامت کے دن ان کا یہ رتبہ ہوگا کہ وہ اور میں (دو انگلیوں کو جوڑ کر فرمایا) اس طرح ملے ہوں گے۔“ (صحیح مسلم)

بچوں کی تربیت اخلاقی سطور پر ہو تو وہ قوم و ملت کا بہترین سرمایہ اور دین اسلام کے سپاہی بن سکتے ہیں۔ مغرب کے اسکالرز سگمنڈ فرائڈ پیاجے شیلڈن اسٹاف اور ہربرٹ شوارڈز سے لے کر اریکسن تک اس بات پر متفق ہیں کہ بچپن کی تربیت کے اثرات بچے کی ساری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اچھی تربیت ہوگی تو اچھے اثرات ہوں گے۔ بری تربیت کے اثرات بھی برے ہوں گے۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے اپنے مضمون ”بچوں کی گھریلو تربیت کا اہتمام کیجئے“ میں تعمیر شخصیت وکردار کے اسلامی اصول اور طریقے بتائے ہیں۔ یہ طریقے قرآن اور سنت کی روشنی میں درج ہیں، ان کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے:

۱:....رضاعت: اولاد کا حق ہے، ماں اپنے بچوں کو دو سال تک اپنا دودھ پلائے۔ ملاحظہ ہو سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۳۳:

”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں یہ مدت ان کے لئے جو چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری کرے اور لڑکے والے (باپ) پر ان دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق واجب ہے۔“

اگر ماں بیمار ہے تو نیک بخت اور دین دار عورت کا دودھ بچے کو پلایا جائے۔ نومولود بچے کے کانوں میں اذان دینا، دراصل بچے کی تربیت کا آغاز ہے۔ جب تک مائیں دودھ پلائیں گی تو دودھ کے اثرات اس بچے کے خون اور جسم میں رچ جائیں گے۔

۲:....بچے سیانے ہوں تو انہیں کلمہ طیبہ سکھایا جائے۔

۳:....بچوں کو ضروری آداب کی تعلیم دی

جائے۔

۴:...انہیں سلام کرنے کی تلقین کی جائے۔

۵:...انہیں مرغوب چیزیں کھلائیں تاکہ لالچی اور ضدی نہ بنیں۔

۶:...بچے اشیاء تنہا نہ کھائیں بلکہ دوسروں میں بھی تقسیم کریں۔

۷:...بچوں کو جھوٹ سے نفرت دلائی جائے۔

۸:...انہیں پردے اور حیاء کی تعلیم دی جائے۔

۹:...غلطی کریں تو معافی مانگیں۔

۱۰:...انہیں تکبر سے نفرت دلائی جائے۔

۱۱:...لڑکے اور لڑکیاں ایک جگہ نہ کھیلیں۔

۱۲:...والدین بچوں کے سامنے نامناسب (مثلاً بے حیائی کی گفتگو وغیرہ) کام نہ کریں۔

۱۳:...فضول ہنسی سے نفرت دلائی جائے، اس سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔

۱۴:...اگر بچے کھیلیں تو خاندان کا بزرگ ان میں موجود رہے تاکہ بہتر نگرانی ہوسکے۔

۱۵:...بچے علماء و مشائخ کی مجالس میں شریک ہوں، بزرگان دین کی توجہ اور محبت سے بچے فیضیاب ہوں گے۔

۱۶:...مکتب میں شفیق معلم سے تربیت حاصل کریں۔

۱۷:...لڑکیاں زنانہ مکتب میں پڑھیں۔

۱۸:...بچوں کو قرآن حکیم حفظ کروایا جائے یا پھر کم از کم قرآن حکیم کی تعلیم دی جائے۔

۱۹:...عورتیں بالخصوص مائیں بچوں کو خوفناک چیزوں سے نہ ڈرائیں۔ اس طرح بچے بزدل ہوجاتے ہیں۔

۲۰:...خوراک کے اوقات مقرر ہوں۔

۲۱:...بچوں کی حفظان صحت کا خیال رکھیں۔

۲۲:...بچوں کا بناؤ سنگھار زیادہ نہ کریں۔

۲۳:...لڑکے بال نہ بڑھائیں۔

۲۴:...لڑکیوں کو زیور نہ پہنایا جائے یہ ان کے لئے خطرۂ جان بھی ہوسکتا ہے اور اس سے ان میں دولت کی لالچ پیدا ہوسکتی ہے۔

۲۵:...بچوں کو زیادہ کھانا نہ کھلایا جائے۔

۲۶:...لڑکا سفید کپڑے پہنے، اسے رنگین اور پرتکلف کپڑوں سے متنفر کیا جائے۔

۲۷:...جب غریبوں کو کھانا کھلایا جائے تو بچوں کے ہاتھوں سے کھانا تقسیم کرایا جائے تاکہ وہ سخی اور غرباء کے ہمدرد بنیں۔

۲۸:...لڑکی مناسب کپڑے پہنے۔

۲۹:...بچے چلا کر بولیں تو انہیں منع کیا جائے۔

۳۰:...بچوں کو بری صحبت اور خطرات سے بچایا جائے۔

۳۱:...بچوں کو رذائل سے نفرت دلائی جائے، مثلاً غصہ، حسد، جھوٹ، چوری، چغلی وغیرہ۔

۳۲:...بے جا پیار اور لاڈ بچوں کو بگاڑ دیتا ہے۔

۳۳:...غلطیاں کریں تو پیار سے سمجھایا جائے، باز نہ آئیں تو مارا جائے۔

۳۴:...صبح جاگنے کی عادت ڈالی جائے۔

۳۵:...بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کی عادت ڈالی جائے۔

۳۶:...بچوں کو دین دار اساتذہ سے پڑھوایا جائے۔

۳۷:...بچوں کو نیک لوگوں کی حکایتیں سنائی جائیں۔

۳۸:...بچے دینی لٹریچر پڑھیں، فضول اور لچر لٹریچر نہ پڑھنے دیا جائے۔

۳۹:...کھیلوں کی ترغیب دلائی جائے۔

۴۰:...بچوں کو ہنر سکھایا جائے۔

۴۱:...لڑکیوں کو تعلیم دلائی جائے۔

۴۲:...کام خود کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے واقعات اور صحابہ کرامؓ کی مبارک زندگیوں کے واقعات بچوں کو سنائے جائیں۔

۴۳:...لڑکیاں گھر کا کام کاج کریں۔

۴۴:...اگر بچے اچھے کام کریں تو انہیں شاباش دی جائے، انعام بھی دیا جائے۔ بری بات کریں تو علیحدگی میں سمجھایا جائے۔ باز نہ آئیں تو سزا دی جائے۔

۴۵:...صحیح چلنے کی عادت سکھائی جائے یعنی نگاہ جھکا کر چلیں۔

۴۶:...بچے شیخی نہ ماریں، انکساری کریں۔

۴۷:...بچوں کو مناسب نقدی دی جائے تاکہ وہ مرغوب چیز کھا سکیں۔

۴۸:...کھانے کا طریقہ سکھایا جائے کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں اور دیگر آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

۴۹:...بچوں کو محفل میں اٹھنے بیٹھنے کے طریقے سکھائے جائیں مثلاً: ادب سے ملیں، نرمی سے بولیں، گناہ کی بات ہو تو نہ سنیں اور اٹھ جائیں۔

۵۰:...بچے آتی دفعہ سلام کریں اور جاتی دفعہ بھی سلام کریں، بچے والدین اور بزرگوں کا حد درجہ احترام کریں۔ ان میں خدمت خلق اور حب الوطنی کا بھی جذبہ ابھارا جائے۔

اگر مندرجہ بالا اصول اپنائے جائیں تو بچوں کی تربیت احسن انداز میں ہوسکتی ہے۔

☆☆..........☆☆

خبروں پر ایک نظر

قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف ملک گیر احتجاج

اسلام آباد، لاہور، کراچی، ملتان، پشاور، فیصل آباد سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں مظاہرے، جلسے، جلوس اور احتجاجی ریلیاں، امریکی پرچم اور ملعون پادری کے پتلے نذرِ آتش

اسلام آباد میں جے یو آئی کی اقوام متحدہ کے دفتر تک ریلی، اعظم سواتی نے مذمتی یادداشت پیش کی

پنجاب اسمبلی کے اقلیتی ارکان کی بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھے اجلاس میں شرکت، کے پی اسمبلی میں قرارداد مذمت منظور

اسلام آباد/لاہور/کراچی/ملتان/پشاور (نیوز رپورٹر+نمائندگان، نامہ نگاران) مذہبی جماعتوں کی کال پر پورے ملک میں ملعون امریکی پادری کی طرف سے قرآن کریم کی بے حرمتی کی کے خلاف یومِ احتجاج منایا گیا، نماز جمعہ کے بعد ملک گیر احتجاجی مظاہرے، ریلیاں، جلسے اور جلوس نکالے گئے، جن میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور ملعون امریکی پادری کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی، جبکہ ملعون پادری کے پتلے اور امریکی پرچم نذرِ آتش کئے گئے، تحریک حرمت رسول نے جلد ملک بھر کی دینی و سیاسی جماعتوں کا سربراہی اجلاس بلانے کا اعلان کر دیا، مقررین نے کہا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی اور شانِ رسالت میں گستاخی کرنے والے سن لیں انہیں سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ خیبر پختونخوا اسمبلی میں مذمتی قرارداد منظور کی گئی جبکہ پنجاب اسمبلی کے ارکان نے امریکی پادری کی قرآن کی حرمت کے خلاف احتجاجاً بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر اجلاس میں شرکت کی، ملعون امریکی پادری کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی اور دو پاکستانیوں کے قاتل جاسوس ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے خلاف جماعت اسلامی، تحریک حرمت رسول، جمعیت علماء اسلام (ف)، جماعۃ الدعوہ، جمعیت علماء اسلام (س)، تنظیم اسلامی، جمعیت اہلحدیث، جمعیت علماء پاکستان، جماعت اہلسنت، مجلس احرار و دیگر دینی جماعتوں کی اپیل پر ملک بھر میں احتجاج کیا گیا اور مظاہروں، ریلیوں، جلسوں اور حرمت قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں سب سے بڑا مظاہرہ فیصل چوک مال روڈ پر تحریک حرمت رسول میں شامل جماعتوں کی طرف سے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ اس موقع پر شرکاء کی جانب سے ملعون امریکی پادری و امریکا کے خلاف زبردست نعرے بازی کی گئی اور ملعون پادریوں کے پتلے جلائے گئے۔ شرکاء کی طرف سے امریکی ریمنڈ ڈیوس جیسے ملک میں موجود سینکڑوں بلیک واٹر کے درندوں کو فی الفور ملک سے باہر نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لاہور اور دیگر شہروں میں بھی یوم احتجاج منایا گیا اور مظاہروں، ریلیوں، جلوسوں اور حرمت قرآن کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔

جمعیت علماء اسلام (ف) نے ملعون پادری ٹیری جونز کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی اور لیبیا میں امریکا اور دیگر اتحادیوں کی غیر قانونی مداخلت کے خلاف مذمتی یادداشت اقوام متحدہ کے دفتر میں پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ ملعون امریکی پادری کو قرار واقعی سزا دلوانے کے لئے کردار ادا کرے۔ جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر اعظم سواتی کی قیادت میں اقوام متحدہ کے دفتر تک احتجاجی ریلی نکالی گئی جس میں درجنوں افراد نے شرکت کی، مظاہرین نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر امریکی پادری کے خلاف نعرے درج تھے، شرکاء نے مذمتی یادداشت اقوام متحدہ کے دفتر کے حکام کے حوالے کی۔ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں اقلیتی ارکان اسمبلی نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے امریکی پادری کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس موقع پر اقلیتی ارکان نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں اور احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ بھی کیا۔ علاوہ ازیں اقلیتی ارکان نے قرآن کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں کی بھرپور حمایت کا اعلان کر دیا۔ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سید منور حسن کی اپیل پر کراچی، سکھر، لاڑکانہ، حیدرآباد، میرپور خاص، نواب شاہ، اور ٹنڈو آدم سمیت دیگر شہروں میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ فیصل آباد میں بھی یوم احتجاج منایا گیا۔ اس موقع پر مختلف دینی و مذہبی جماعتوں سمیت عیسائی برادری نے بھی احتجاجی جلوس، مظاہروں اور جلسوں میں شرکت کی اور ملعون پادری کے خلاف مقدمہ چلانے اور امریکی سفیر کو طلب کرکے احتجاج ریکارڈ کرانے کا مطالبہ کیا۔ مختلف مقامات پر ملعون پادری

کے پتلے بھی جلائے گئے۔ ملتان سمیت جنوبی پنجاب میں امریکی پادری کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا، احتجاجی ریلیاں نکالی اور مظاہرے کئے گئے۔ جنوبی پنجاب کے شہروں ملتان، بہاولپور، وہاڑی، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بھکر، کوٹ سلطان سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جمعہ کے اجتماعات میں قراردادیں پاس کی گئیں اور قرآن پاک جلانے والے ملعون پادری کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمہ چلا کر اسے سزائے موت دینے کے مطالبات کئے گئے۔ کراچی میں جماعت اسلامی کے تحت بنوری ٹاؤن مسجد سے نمائش چورنگی تک ریلی نکالی گئی، ریلی میں میمنی برادری بھی شریک تھی۔ میمن مسجد کے باہر جمیعت علماء پاکستان اور سنی اتحاد کونسل نے بھی مظاہرہ کیا۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۶ مارچ ۲۰۱۱ء)

قرآن پاک کی بے حرمتی کے شرمناک فعل کے خلاف ملک بھر میں احتجاج جاری

امریکا سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ

قرآن پاک کی بے حرمتی انسانی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے: عبدالغفور حیدری

شرمناک واقعات روکنے کے لئے نیٹو کی سپلائی لائن کاٹ دی جائے: سیف اللہ منصور

کراچی میں وکلا کی جانب سے ملعون ٹیری جونز کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

سٹی کورٹ سے لائٹ ہاؤس تک ریلی زبردست نعرے بازی، ملعون کو پھانسی کا مطالبہ

کراچی/لاہور (وقائع نگار) ملعون امریکی پادری ٹیری جونز کی طرف سے (نعوذ باللہ) قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں احتجاج گزشتہ روز بھی جاری رہا۔ شیخوپورہ، چکوال، خانقاہ ڈوگراں، اوکاڑہ، وہاڑی، مظفر آباد، ملتان اور دیگر شہروں میں مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کی جانب سے جلسوں، مظاہروں اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا جن میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شریک ہوکر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ تحریک حرمت رسول کے رہنماؤں کی طرف سے مظاہروں اور حرمت قرآن کانفرنسوں سے خطابات کے دوران حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ محض بیان بازی سے کام نہ لیں اسلامی ملکوں کو ساتھ ملا کر مشترکہ حکمت عملی وضع کی جائے۔ کراچی کے وکلاء نے احتجاجی مظاہرے میں ٹیری جونز کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے کے دوران زبردست نعرے بازی کی گئی، کراچی بار کے نائب صدر عبدالمجید یوسفی و دیگر نے سٹی کورٹ سے لائٹ ہاؤس تک احتجاجی ریلی نکالی۔ اوکاڑا میں تحریک حرمت رسول کی زیر اہتمام پریس کلب کے باہر بڑا مظاہرہ کیا گیا جس میں جماعۃ الدعوہ، جماعت اسلامی، مرکزی جمعیت اہلحدیث اور متحدہ جمعیت اہلحدیث کے کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مظاہرہ سے تحریک حرمت رسول اور جماعۃ الدعوہ پاکستان کے رہنما حافظ سیف اللہ منصور، جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا محی الدین کنگن پوری، حافظ بلال صدیقی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے فاروق، جماعۃ الدعوہ کے رہنما مولانا محمد اقبال و دیگر نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی جیسے واقعات روکنے کے لئے نیٹو کی سپلائی لائن فی الفور کاٹ دی جائے۔ مرکز دارالسلام چکوال میں حرمت قرآن کانفرنس سے جماعۃ الدعوہ چکوال کے امیر مولانا عبداللہ نثار، مولانا فاروق محسن، قاری مطیع الرحمن و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان غیرت مند ہیں قرآن کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ جماعۃ الدعوہ آزاد کشمیر کے امیر مولانا عبدالعزیز علوی نے مظفر آباد میں ملعون پادری کے خلاف نکالی گئی حرمت قرآن ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا دنیا میں ذلیل و رسوا ہوگا۔ مختلف دینی جماعتوں کی طرف سے شیخوپورہ، خانقاہ ڈوگراں، وہاڑی، ملتان و دیگر شہروں میں بھی جلسوں، حرمت قرآن کانفرنسوں اور مظاہروں کا انعقاد کیا گیا۔ کوئٹہ میں جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالغفور حیدری اور حافظ حمد اللہ نے وزیرستان پر امریکی ڈرون حملوں اور قرآن کریم کی بے حرمتی کو انسانی تاریخ کا سیاہ ترین باب قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکا کی اس جارحیت پر اس سے سفارتی اور تجارتی تعلقات منقطع کرے اور عملاً اپنے عوام سے اظہار ہمدردی کرے۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۲۷ مارچ ۲۰۱۱ء)

ملعون ٹیری جونز کو عبرتناک سزا دی جائے ارکان سینیٹ: قرارداد مذمت متفقہ طور پر منظور

اقوام متحدہ واقعے کا نوٹس لے، مسلم ممالک ملعون پادری کو سزا دلوانے کے لئے امریکا پر دباؤ بڑھائیں

قرآن مجید پر کوئی مسلمان سمجھوتہ نہیں کرسکتا: عبدالرحمٰن ملک، راجہ ظفر، عبدالغفور حیدری، پروفیسر خورشید ودیگر کا خطاب

اسلام آباد (نیوز رپورٹر + مانیٹرنگ ڈیسک + خبر ایجنسیاں) ایوان بالا نے امریکی ریاست فلوریڈا میں ملعون پادری کے ہاتھوں قرآن پاک کو جلا کر شہید کرنے کے واقعہ کے خلاف ڈھائی گھنٹے کی بحث کے بعد متفقہ قرارداد کے ذریعے امریکا سے مطالبہ کیا ہے کہ سانحے میں ملوث ملعون پادری کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے، ایوان نے متفقہ طور پر واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ واقعہ کا نوٹس لے، اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ملعون پادری کو سزا دلوانے کے لئے امریکا پر دباؤ بڑھائیں۔ قرارداد ایوان بالا میں قائد ایوان سید نیر بخاری، قائد حزب اختلاف وسیم سجاد، پروفیسر خورشید، عبدالمالک بلوچ، ساجد زیدی، عدیل، عبدالرحیم مندوخیل، چوہدری شجاعت حسین اور دیگر ارکان نے پیش کی۔ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان نے دوران اجلاس متفقہ قرارداد کا مسودہ تیار کیا، نماز مغرب کے وقفے کے بعد بحث مکمل ہونے پر چیئرمین سینیٹ نے قرارداد پر ایوان میں رائے شماری کرائی، جس پر ایوان نے متفقہ طور پر قرارداد کی منظوری دی۔ قبل ازیں قرارداد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے حکومتی اور اپوزیشن ارکان نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ میں اٹھایا جائے اور اسلامی ممالک کے سربراہان کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے۔ امریکی تقریبات اور مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر راجہ ظفر الحق نے کہا کہ امریکا میں ملعون پادری کو قبل ازیں حکومت کی جانب سے قرآن پاک شہید کئے جانے کے اعلان پر روک دیا گیا تھا، مگر بعد میں امریکا کی جانب سے اسے نہ روکا گیا اور نہ اس کی مذمت کی گئی، مغربی ممالک نے سرکاری سطح پر اس طرح کا ماحول بنانے کے لئے حالات سازگار کئے، مغرب کے کسی ملک نے اس کی مذمت نہیں کی۔ جے یو آئی کے سینیٹ میں پارلیمانی لیڈر سینیٹر مولانا گل نصیب نے کہا کہ عدم برداشت کا الزام مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے مگر آج تک کسی مسلمان نے کسی دوسرے مذہب کی مقدس کتاب کو نذر آتش نہیں کیا۔ وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا کہ کوئی مسلمان قرآن مجید پر کمپرومائز نہیں کرسکتا۔ صدر پاکستان نے پارلیمنٹ کے خطاب کے دوران اس کی مذمت کی اور اقوام متحدہ میں معاملہ اٹھانے کی بات کی، بعد میں مجھے اقدام کی ہدایت کی، میں نے انٹرپول کو خط لکھا ہے کہ ملعون ٹیری جونز نے عیسائیت کی بھی توہین کی ہے۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے، یہ صرف پاکستانیوں کا نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کا معاملہ ہے، انٹرپول کو کہا ہے کہ ملعون ٹیری جونز کو دہشت گرد قرار دیا جائے ایوان کی قرارداد کو انٹرپول، این این او اور امریکا کو بھجوایا جائے گا۔ (روزنامہ اسلام کراچی ۲۹؍مارچ ۲۰۱۱ء)

سندھ اسمبلی: قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعے کے خلاف متفقہ قرارداد منظور

امریکی پادریوں کی حرکت نے پاکستان کے تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو غم وغصے میں مبتلا کردیا، ارکان اقوام متحدہ سے نوٹس لینے کا مطالبہ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ اسمبلی نے منگل کو ایک قرارداد اتفاق رائے سے منظور کرلی جس میں فلوریڈا (امریکا) کے پادری ٹیری جونز اور اس کے ساتھی وین سیپ کی جانب سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس ضمن میں ایک قرارداد پیش کرے اور ان پادریوں کے خلاف سخت ایکشن کا مطالبہ کرے، جنہوں نے مسلم دنیا کے جذبات کو مجروح کیا۔ یہ قرارداد پیپلز پارٹی کی خاتون وزیر شازیہ مری، اقلیتی رکن سلیم خورشید کھوکھر، متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی لیڈر اور صوبائی وزیر سید سردار احمد، اپوزیشن لیڈر جام مدد علی اور دیگر ارکان نے پیش کی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ فلوریڈا کے پادریوں کے اس اقدام سے پاکستان کے تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو نہ صرف دکھ ہوا ہے بلکہ وہ غصے میں ہیں۔ قرارداد میں امریکی حکومت سے کہا گیا کہ وہ پادریوں کے خلاف سخت کارروائی کرے، کیونکہ انہوں نے انسانیت کے خلاف ایک سنگین جرم کیا ہے۔ اقوام متحدہ سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس معاملے میں مداخلت کرے اور اس امر کو یقینی بنائے کہ انصاف ہو کیونکہ کروڑوں انسانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ (روزنامہ اسلام کراچی ۳۰؍مارچ ۲۰۱۱ء)

حکومت امریکا سے احتجاج اور مجرم کو سزا دلوائے: مولانا فضل الرحمن

عالمی برادری کو خاموشی کے مجرمانہ کردار کی بجائے واقعہ کا نوٹس لینا چاہئے: قائد جمعیت

لاہور (نیوز رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمن نے امریکا میں قرآن مجید جلائے جانے کے واقعہ کی شدید مذمت کی اور کہا ہے کہ یہ واقعہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ عالمی برادری کو واقعہ پر خاموشی اختیار کر کے مجرمانہ کردار ادا کرنے کی بجائے اس واقعہ کا نوٹس لینا چاہئے اور او آئی سی کو اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے آئندہ ایسے واقعات سے نمٹنے کے لئے مستقل پالیسی طے کرنی چاہئے۔ وہ پارٹی راہنماؤں ملک سکندر خان ایڈووکیٹ، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد امجد خان سے ٹیلی فون پر گفتگو کر رہے تھے۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ جے یو آئی آج جمعہ ۲۵ مارچ کو ملک بھر میں اس افسوسناک واقعہ کے خلاف یوم احتجاج منائے گی۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ حکومت اس واقعہ پر صرف بیان ہی نہ دے بلکہ امریکا سے کھلے لفظوں میں شدید احتجاج کرے اور مجرم کو سزا دینے کا مطالبہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ علماء جمعہ کے اجتماعات میں واقعہ کی شدید مذمت اور قرآن مجید کے فضائل کو بھی بیان کریں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء)

بلوچستان اسمبلی: قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف متفقہ مذمتی قرارداد

حکومت موثر احتجاج کے لئے اسلامی ممالک کا اجلاس بلائے قرارداد مولانا عبدالواسع نے پیش کی

اسپیکر خیبر پختونخوا اسمبلی نے مذموم واقعے پر بحث کرانے اور قرارداد لانے کا اعلان کردیا

کوئٹہ، پشاور (نمائندگان ایکسپریس) بلوچستان اسمبلی نے متفقہ قرارداد کے ذریعے امریکا میں قرآن مجید کو جلائے کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھا کر اس واقعے کے ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف سے رجوع کرے جبکہ خیبر پختونخوا اسمبلی کے اسپیکر نے امریکا میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعے پر ایوان میں تفصیلی بحث کرانے اور قرارداد لانے کا اعلان کردیا ہے۔ بلوچستان اسمبلی نے جمعرات کو ایک قرارداد اتفاق رائے سے منظور کیا جسے سینئر صوبائی وزیر مولانا عبدالواسع نے پیش کیا تاہم بعد میں اس میں ترمیم کر کے تمام اراکین کو اس کے محرکین میں شامل کیا گیا، قرارداد میں اسمبلی کی جانب سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ وفاقی حکومت تمام مسلمان ممالک کا اجلاس بلائے تاکہ اس واقعے کے خلاف موثر احتجاج کے لئے ایک حکمت عملی اختیار کی جائے، وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اسلم رئیسانی نے متفقہ طور پر مذمتی قرارداد پاس ہونے پر اراکین کو مبارکباد پیش کی۔ دریں اثنا خیبر پختونخوا اسمبلی کے اسپیکر نے امریکا میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعہ پر ایوان میں تفصیلی بحث کرانے کا اعلان کردیا، اسپیکر نے یہ اعلان اس وقت کیا جب مفتی کفایت اللہ نے اس ایشو کو ایوان میں پیش کرتے ہوئے اس پر بحث شروع کردی، اس موقع پر عبدالاکبر خان نے کہا کہ یہ انتہائی اہم موضوع ہے جس پر تفصیلی بحث ہونی چاہئے اور اس ایوان کی جانب سے ایک متفقہ قرارداد بھی پاس ہونی چاہئے۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، ۲۵ مارچ ۲۰۱۱ء)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سندھ

میرپور ماتھیلو..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ریل گاڑی شاہ رکن عالم کے ذریعہ تشریف لائے تو میرپور اسٹیشن پر مولانا خالد حسین الحسینی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی نے علمائے کرام کے ہمراہ مولانا شجاع آبادی کا استقبال کیا اور مولانا محمد اسحاق افغاری کے مدرسہ میں لائے، مدرسہ میں علمائے کرام سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء مدنی مسجد گل کالونی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مرزا قادیانی کو مدار نجات قرار دے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی کی ذات کو کلمہ طیبہ کا جزو ثانی سمجھ کر اعلانیہ گستاخی رسول کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ تمام مسلمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کو مدار نجات و توشۂ آخرت تصور کرتے ہیں اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد و گمراہ کن عزائم کو پُرامن ماحول میں طشت ازبام کرتے ہیں۔ اس موقع پر مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر نے بھی سامعین سے خطاب کیا۔ دریں اثنا جامعہ اشرفیہ سکھر میں قاری خلیل احمد کی سرپرستی میں طلبا کو ایک گھنٹہ بیان کیا بعد نماز عصر گول مسجد بیراج کالونی میں طلباء و علماء کرام سے خطاب کیا۔ مولانا اسد اللہ کی سرپرستی میں بعد نماز عشاء عثمانیہ مسجد میں مولانا شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین کے باغی اور منتخب پارلیمنٹ کے فیصلے سے واضح طور پر انحراف کرتے ہیں قادیانی اگر اپنے آپ کو آئین کے مطابق غیر مسلم تسلیم کرلیں اور مسلمانوں کا نام ٹائٹل استعمال کرنا ترک کردیں تو انہیں اقلیت کے حقوق دینے میں کوئی مسلمان بھی رکاوٹ نہیں بنے گا۔ مولانا محمد حسین ناصر نے بھی مختصر خطاب کیا۔ پروگرام کے بعد مولانا محمد نذر عثمانی اور دیگر علمائے ختم نبوت کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ دوسرے روز مولانا شجاع آبادی نے جمعہ کا خطبہ صدیقیہ مسجد میں دیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کذاب کو چھوڑ کر سید البشر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں آجاؤ تو دنیا میں بھی امن و سکون پاؤ گے اور آخرت میں بھی کامیاب ہو جاؤ گے۔

سرگودھا شہر میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

رپورٹ: محمد فیصل ندیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابر کے نقش قدم پر چلنے والی واحد تنظیم ہے جو اکابر علمائے کرام کے دیئے ہوئے لائحہ عمل کے مطابق عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں ہمہ تن مصروف ہے۔ مجلس سرگودھا کے ۱۸ امام وخطیب ہیں جو اپنی اپنی مساجد میں ہر مہینے باقاعدگی سے ختم نبوت پروگرام منعقد کراتے ہیں۔ ربیع الثانی میں مجلس کی طرف سے مندرجہ ذیل پروگرام تشکیل دیئے گئے ہیں:

گزشتہ سال حضرت خواجہ خان محمدؒ کی اجازت سے ایک کانفرنس بنام ''خواتین اسلام کانفرنس'' کا سرگودھا شہر کی مرکزی عیدگاہ میں اہتمام کیا گیا تھا اور اس میں مختلف کالجوں، اسکولوں، دینی مدارس اور قرب وجوار سے تقریباً دس بارہ ہزار خواتین نے شرکت کی تھی۔ اس کے بہت اچھے نتائج سامنے آئے تھے۔ گزشتہ تین سالوں سے ایک ریلی کا اہتمام کیا جاتا تھا جو بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر بند کردی گئی ہے۔ اس کی جگہ ۲۳؍مارچ کو بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان ''عظمت صحابہؓ وشان اہل بیت کانفرنس'' کا انعقاد کیا گیا، جس میں خدام اہل سنت کے قاری محمد عثمان علی اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا عظمت صحابہؓ کے موضوع پر بڑا تفصیلی اور پُر اثر بیان ہوا۔ آخر میں بزرگ رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کا بیان ''برکات اکابرین امت'' کے موضوع پر ہوا۔ مولانا طوفانی نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ اکابر کی طرز کو کسی بھی شعبہ میں نظر انداز نہ کرو، اکابرین امت کے خلاف بھونکنے والے بھونک بھونک کر ختم ہوجائیں گے لیکن اکابرین کے مقدس طرق باقی رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جس دور میں بھی مسلمانوں نے اکابر کی طرز کو چھوڑا وہ ایک نئے فتنے میں مبتلا ہوئے اور نشان منزل ان سے گم ہوگیا، انہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دے کر کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گارنٹی دی ہے کہ ''الخیر مع اکابرکم، البرکۃ مع اکابرکم'' جب برکت اکابر کے طرز عمل میں ہے تو کوئی پاگل ہی ہوگا جو اس سے روگردانی کرکے امت کو فتنوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بنے۔

اس سال ''خواتین اسلام کانفرنسز'' کا مختلف جگہوں پر انتظام کیا گیا۔

☆ پہلی کانفرنس گلشن جمال سرگودھا میں رکھی گئی، جس میں دو ہزار خواتین اسلام نے شرکت کی۔

☆ دوسری کانفرنس ۲۴؍مارچ ۲۰۱۱ء کو بشیر کالونی میں رکھی گئی، جو دس بجے سے دو بجے تک جاری رہی۔ جس میں تین ہزار خواتین اسلام نے شرکت کی۔ امیر جماعت سرگودھا مولانا نور محمد ہزاروی، جنرل سیکریٹری مولانا رضوان نے عقیدۂ ختم نبوت پر مفصل خطاب کئے اور ہزاروں کی تعداد میں مقامی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے تمام خواتین سے گزارش کی کہ جو بچیاں کالج اور اسکول میں پڑھتی ہیں وہ اپنے اپنے مراکز میں قادیانی بچیوں کی ریشہ دوانیوں سے مسلمان بچیوں کو آگاہ کریں اور ہر محلہ میں خواتین کی جماعتیں تشکیل دی جائیں اور ہفت روزہ اور پندرہ روزہ اجتماعات کا اہتمام کریں اور مرزائیوں کی خلاف اسلام حرکات پر کڑی نظر رکھیں۔

تیسری خواتین اسلام کانفرنس ۲۶؍مارچ ۲۰۱۱ء کو اکبری مسجد استقلال آباد کے سامنے وسیع میدان میں ہوئی، جس میں کم ازکم تین ہزار خواتین نے شرکت کی۔ کانفرنس کا اہتمام مقامی مسجد کے مدیر مجلس مولانا قاری رحمت اللہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مفتی محمد جہانگیر اور بزرگ رکن جناب ریاض صاحب نے کیا۔ لٹریچر بھی تقسیم ہوا اور بچیوں کو مختلف جگہوں پر ختم نبوت پروگرام رکھنے کے لئے تیار کیا۔

دریں اثنا معاون مبلغ ختم نبوت مولانا محمد فیصل ندیم نے شہر کی آٹھ مساجد میں درس دیئے۔ شہر کی مساجد میں عصر کے بعد اور کالونیوں کی مساجد میں صبح اور عشاء کے وقت دروس دیئے۔

مولانا محمد رضوان جنرل سیکریٹری سرگودھا نے اس ہفتہ میں حافظ آباد، معظم آباد (قریہ سرگودھا) اور چک ۹۸ شمالی میں عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر خطاب کیا۔

مولانا نور محمد نے جوہر آباد ختم نبوت کانفرنس میں اور شیخوپورہ میں خطاب کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے تلہ گنگ تشریف لے گئے اور مسجد رقاسہ میں زوردار خطاب کیا اور لوگوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کیا اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر آمادہ کیا۔

☆☆..............☆☆

المدرسۃ الاسلامیۃ للعلوم الجدیدۃ السائنسیۃ

THE ISLAMIC SCHOOL OF MODERN SCIENCES

شاخ الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم

سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب دامت برکاتہم

پاکستان کا پہلا مکمل اسلامی اسکول

دینی اور دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج

Admission Open

☆مکمل اسلامی تعلیم۔ ☆مکمل انگریزی تعلیم۔ ☆حفظ قرآن کی سہولت۔

☆قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر، انگریزی اور اردو زبان میں۔

☆احادیث مبارکہ کا ترجمہ، اردو اور انگریزی زبان میں۔

☆بہترین قراء حضرات کی نگرانی میں ناظرہ اور حفظ کروایا جاتا ہے۔

☆سورتوں، احادیث، دعاؤں اور ضروری فقہی مسائل کو حفظ کروایا جاتا ہے۔

☆بچوں کیلئے بہترین سہولیات سے آراستہ مانٹیسوری۔

☆لڑکیوں کے لئے پردہ کا خصوصی انتظام جس میں معلمات اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ٹیچرز موجود ہیں۔

☆اسلامی آداب اور ضروری فقہی مسائل کا ہفتہ وار درس جس میں والدین بھی شریک ہوسکیں گے۔

ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے

۲۰۱۱ء میں ایڈمیشن لینے والے بچوں سے داخلہ فیس نہیں لی جائے گی

علماء کرام کے بچوں اور حفاظ کے لئے خصوصی پیکیج

ایاز ٹاؤن گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

021-34980658

0300-2608763

humayunmughal@hotmail.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبد المجید لدھیانوی** صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبد الرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمٰن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ